عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۴ تا ۱۱ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۴۴

قربانی کے مسائل و احکام

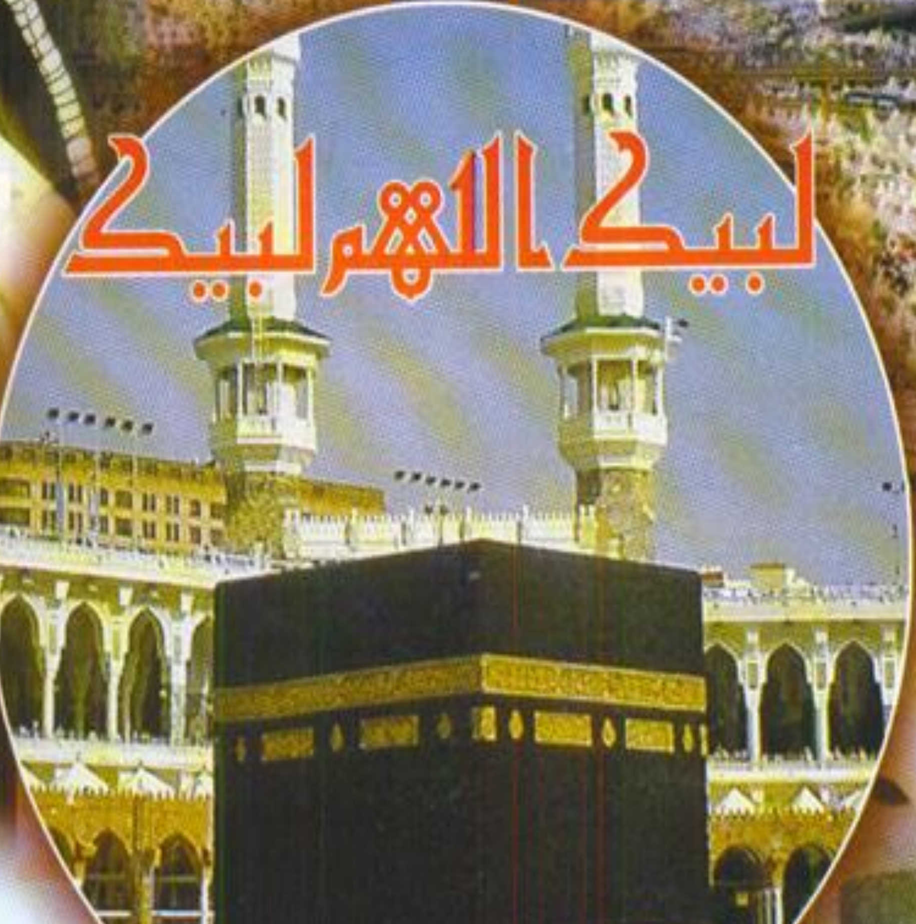

شعائر اللہ کی تعظیم و اہمیت

فضائل عشرہ ذوالحجہ اور قربانی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شادی میں جھوٹ بولنا

سلمان بیگ، حیدرآباد

س:...... اگر کسی کم عمر لڑکی کو طلاق ہوجائے اور جھوٹ بول کر کسی اور جگہ رشتہ کروائے کہ ہماری بیٹی کی شادی نہیں ہوئی ہے، کیا اس طرح جھوٹ بولنا اسلامی نقطۂ نگاہ سے درست ہوگا یا نہیں؟

ج:...... اگر رخصتی سے قبل طلاق ہوجائے تو یہ کہنا کہ اس کی کہیں شادی نہیں ہوئی تھی، جھوٹ نہیں ہے، کیونکہ شادی کا عام مفہوم یہی ہے کہ رخصتی ہوجائے، رخصتی سے قبل اگر طلاق ہوجائے تو وہ کنواری ہی کہلاتی ہے۔ ہاں اگر رخصتی کے بعد طلاق ہوئی تھی تو یہ جھوٹ ہوگا اور جھوٹ بولنا گناہ ہے۔

فرض اور سنت موکدہ کا درجہ

بنتِ افتخار، کراچی

س:...... علمائے کرام سنت موکدہ کو ادا کرنے پر بھی اس طرح زور دیتے ہیں جس طرح فرض کو، تو پھر فرض اور سنتِ موکدہ میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

ج:...... نہیں ایسا قطعاً نہیں! فرض کا تارک فاسق و فاجر ہے، جبکہ سنت موکدہ کا تارک فاسق و فاجر نہیں ہے، البتہ قابل ملامت ضرور ہے، کیونکہ جس کام کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت کی ہو اس کو ہم کیوں چھوڑیں؟

س:...... خواتین کی نماز مختلف ہونے کا ذکر احادیث میں نہیں ملتا تو پھر امت میں یہ اختلاف کیونکر پیدا ہوا؟ علماء کرام خواتین کی نماز کا طریقہ مردوں سے مختلف بیان فرماتے ہیں، وہ کس بنیاد و یا دلیل پر ایسا کہتے ہیں؟

ج:...... میری بہن! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کی نماز مردوں سے مختلف انداز میں ارشاد فرمائی ہے، مثلاً: مردوں کو مسجد میں باجماعت نماز کا حکم ہے، عورتوں کے لئے گھر میں اور پھر گھر کے اندر کے کمرے میں، پھر مردوں کے سجدہ کے لئے حکم ہے کہ پیٹ کو رانوں سے الگ رکھیں، عورتوں کو حکم ہے کہ پیٹ کو رانوں سے ملاکر سجدہ کریں، مردوں کو حکم ہے کہ سجدہ میں ہاتھوں کو زمین سے اونچا رکھیں عورتوں کو حکم ہے کہ ہاتھ بچھا کر سجدہ کریں وغیرہ اور یہ سب کچھ احادیث میں ہے۔

مفتی اعظم کا خطاب

سیّد علی احسان، راولپنڈی

س:...... آج کل عموماً دیکھا گیا ہے کہ کوئی عالم دین یا مذہبی اسکالر اپنے علمی مقام و رتبے کو بنیاد بنا کر مفتی اعظم کا لقب اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ اسلام میں ایسے جید عالم گزرے ہیں، وہ گوشہ نشینی اختیار کئے رہے، کبھی اپنے آپ کو مفتی اعظم جیسے القابات سے نہیں نوازا اور دین کی ترویج و اشاعت میں اپنی زندگیاں وقف کردیں، لیکن اپنے آپ کو مفتی نہیں کہا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آج کل کے علماء کرام میں علمائے حق کی تعداد بہت کم ہے جبکہ علمائے سو بہت ہیں جو حکمرانوں کی خوشامد میں لگے ہوئے ہیں، آخرت میں ان کے لئے کیا وبال ہے؟

ج:...... میرا خیال ہے کہ یہ ایک ڈگری ہے، جس طرح ایم بی بی ایس کرنے والے کو ڈاکٹر کی سند دی جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ڈاکٹر لکھتا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا تو ان بیچاروں پر بھی کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ ہمارا خیال اور مشاہدہ یہ ہے کہ کوئی مخلص و باخدا عالم دین اپنی شہرت کے لئے ایسا نہیں کرتا۔ عموماً ''مفتی اعظم'' کا خطاب اس دور کے اہل فن ہی کسی کو دیا کرتے ہیں، تاہم آپ نے اور میں نے کبھی نہیں سنا اور دیکھا ہوگا کہ کوئی اپنے آپ کو ''مفتی اعظم'' لکھتا ہو، ہاں اگر کوئی شخص اپنی جھوٹی شہرت کے لئے ایسا کرتا ہے تو وہ عنداللہ مجرم ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ ۴ تا ۱۱ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۹ء شمارہ: ۴۴

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

شعائر اللہ کی تعظیم و اہمیت	۵	مولانا محمد اعجاز
فضائل عشرہ ذوالحجہ اور قربانی	۷	مولانا نظام الدین بنگلانی
حجاج کرام کے نام	۱۱	ترجمہ: ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن
قربانی کے مسائل و احکام	۱۵	مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی
ختم نبوت کانفرنس [illegible]	۱۹	رپورٹ: ابو محمد
عہد نبوی کی سیاسی حکمت عملی (۲)	۲۲	ڈاکٹر حمید اللہ خان
کیری لوگر بل... خدشات و تحفظات	۲۴	مولانا اللہ وسایا
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

زہد و عبادت میں اعتدال

"حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا تھا، ایک دفعہ حضرت سلمانؓ حضرت ابوالدرداءؓ سے ملنے ان کے گھر گئے تو دیکھا کہ ان کی اہلیہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں، حضرت سلمانؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ: تمہارے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کسی چیز سے رغبت نہیں (مطلب یہ کہ عورت کی زیب و زینت شوہر کی خاطر ہوتی ہے، ان کو اس کی بھی رغبت نہیں تو اچھے کپڑے کس کے لئے پہنے جائیں؟)۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر آئے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کرکے کہا کہ: آپ تناول فرمائیں، میرا روزہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب تک آپ نہ کھائیں تب تک میں نہیں کھانے کا۔ چنانچہ انہوں نے (نفلی روزہ مہمان کی خاطر افطار کردیا اور) کھانا کھالیا۔ رات ہوئی تو حضرت ابوالدرداءؓ نماز کو اُٹھنے لگے، حضرت سلمانؓ نے فرمایا: ابھی سو جاؤ! چنانچہ ان کے کہنے پر وہ سو رہے، پھر نماز کے لئے اُٹھنے لگے تو پھر کہا: ابھی سو رہو! چنانچہ وہ پھر سو گئے، یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت سلمانؓ نے فرمایا: ہاں! اب اُٹھ کر نماز پڑھو۔ چنانچہ دونوں اُٹھے اور نماز تہجد پڑھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: آپ کے ذمے آپ کے نفس کا بھی حق ہے، آپ کے رب کا بھی حق ہے، آپ کے مہمان کا بھی حق ہے، اور آپ کے ذمے آپ کے اہل خانہ کا بھی حق ہے، ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرنا چاہئے۔ پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ بیان کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا!"

(ترمذی ج:۲ ص:۶۴)

اس حدیث پاک کا مدعا یہ ہے کہ زہد و عبادت بہت اچھی چیز ہے، مگر اس کو بھی اپنی حد کے اندر رہنا چاہئے۔ زہد و عبادت میں اتنا افراط جائز نہیں کہ اہل حقوق کے حقوق بھی تلف ہونے لگیں، یہ مضمون احادیث طیبہ میں بڑی کثرت سے آیا ہے۔

اللہ کو ناراض کرکے انسانوں کو خوش کرنا

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے کوئی نصیحت لکھ بھیجئے، مگر زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں تحریر فرمایا: سلام علیک! اما بعد: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ: جو شخص لوگوں کو ناراض کرکے اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کی مشقت سے خود کفایت فرماتے ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرکے انسانوں کو خوش کرنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد فرمادیتے ہیں، والسلام علیک!"

(ترمذی ج:۲ ص:۶۴)

اے اللہ! تو اپنے محبوب کا دل خوش کرنے کے لئے مجھے بخش دے

....ایک دن ایک دیہاتی اونٹ پر سوار ہوکر آیا، سواری کو باب جبریل کے پاس چھوڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ و سلام پیش کیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ سے کہنے لگا:

"اے اللہ! اگر تو مجھے بخش دے گا تو تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خوش ہوجائے گا، شیطان ناراض ہوجائے گا، اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو تیرے اس محبوب کا دل غمگین ہوجائے گا اور شیطان خوش ہوجائے گا۔"

یہ کہہ کر کہنے لگا کہ: "اے اللہ! تو اپنے محبوب کا دل خوش کرنے کے لئے مجھے بخش دے۔"

مرسلہ: ابومحمد ہارون بیالہ قریشی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAHORE.INFO

اداریہ

مولانا محمد اعجاز

شعائر اللہ کی تعظیم واہمیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ارشاد خداوندی ہے: ’’والبدن جعلناھا لکم من شعائر اللہ‘‘... قربانی کے جانور اللہ تعالی کے شعائر یعنی اللہ تعالی کی نشانیاں ہیں... شعائر سے مراد وہ علامات ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالی کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالی نے بہت سے شعائر ذکر فرمائے ہیں، جس میں بیت اللہ، صفا ومروہ کی پہاڑیاں، منیٰ، عرفات مزدلفہ اور قربانی کے جانور ہیں۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، قرآن کریم، اذان اور نماز بھی شعائر اللہ میں داخل ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

’’ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب‘‘ (الحج:۳۲)

ترجمہ: ’’جو شخص اللہ کے ان شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے دل کے تقویٰ کی علامت ہے۔‘‘

محدث العصر حضرت العلامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی کتاب حجۃ الوداع وعمرات النبی کی تقدیم میں لکھتے ہیں:

’’عبادات میں فریضہ حج بیت اللہ الحرام ایک عجیب وغریب عبادت ہے، حج کیا ہے؟ بارگاہ قدس کی تجلیات کا ایک روح پرور نظارہ ہے، ایک مومن قانت اپنی استعداد کے مطابق اس مرکز تجلیات سے اپنا حصہ وصول کرتا ہے، اس منبع انوار کے جلوؤں سے نور ایمانی پاتا ہے اور اس چشمہ فیضان سے غذائے روحانی کا سامان مہیا کرتا ہے، غسل کرکے اور لباس مرگ پہن کر رضائے محبوب پر مرمٹنے کا عہد (احرام) باندھ لیتا ہے اور پھر عاشقانہ ووالہانہ انداز میں نعرہ توحید بلند کرتا ہے، کبھی محویت کے عالم میں بادیہ پیمائی صحرانوردی اور آبلہ پائی کے ذریعہ دل مضطر کا سکون ڈھونڈتا ہے اور کبھی دیوانہ وار تلاش محبوب میں دیار محبوب کے چکر پر چکر لگاتا ہے، صفا، مروہ، منیٰ کے مراحل طے کرکے وادی عرفات پہنچ جاتا ہے، جہاں حق تعالی کی رحمت کی موسلادھار بارش ہوتی ہے اور اپنے ظرف واستعداد کے مطابق سیرابی حاصل کرتا ہے، مزدلفہ ومنیٰ میں نفس وشیطان کے مقابلہ کے تمام مراحل طے کرکے اور نفحات الٰہیہ سے سرشار ہوکر دیار محبوب کے آخری دیدار سے سرفراز ہوتا ہے اور دنیاو

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATMENUBUWWAT.INFO

عقبیٰ کی سعادتوں سے مالا مال ہو کر وطن پہنچ جاتا ہے۔''

سنن ترمذی میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل جانوروں کا خون بہانے سے بڑھ کر نہیں ہے۔''

بعض صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قربانی تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سنت ہے، صحابہ کرامؓ نے مزید عرض کیا: حضرت! قربانی کا ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلہ میں ایک ایک نیکی حاصل ہوگی۔ سائل نے مزید سوال کیا: حضور! بھیڑ، بکریوں کے جسم پر تو بہت زیادہ بال ہوتے ہیں، کیا ان تمام بالوں کے بدلہ میں ایک ایک نیکی میسر ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی حاصل ہوگی، خواہ کتنے ہی بال ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ قربانی کے جانور کی ہر چیز یعنی بال، کھال، سینگ، پاؤں، خون، الائش وغیرہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے اور یہ تمام اشیاء قیامت کے دن حاضر کر کے میزان عمل میں وزن کی جائیں گی اور ان پر صاحب قربانی کو اجر ملے گا۔

خلاصہ یہ کہ قربانی کا عمل کوئی فضول رسم نہیں بلکہ یہ تو جان کا بدل، سنت ابراہیم اور بہت بڑے اجر و ثواب کا ذریعہ ہے، سورۃ الصافات میں یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کے لئے خواب کے ذریعہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کرنے کا حکم دیا، باپ نے بیٹے سے کہا اے بیٹے! مجھے بذریعہ خواب اللہ نے تمہیں ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، تمہارا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟ سعادت مند بیٹے نے جواب دیا: اباجی! جس کام کا اللہ نے آپ کو حکم دیا وہ کر گزرو میری طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوگی، آپ مجھے انشاء اللہ صابر پائیں گے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلا دی، مگر اللہ تعالیٰ کو تو صرف امتحان لینا مقصود تھا، بچے کی جان لینا مقصود نہیں تھا، چنانچہ اللہ رب العزت نے آواز دی: اے ابراہیم! تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا ہے، یعنی خواب کے ذریعہ ملنے والے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تو ذبح ہونے سے بچا لیا اور اس کے بدلے جنت سے ایک جانور بھیج دیا، جس کے حلق پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھری چل گئی اور وہ ذبح ہو گیا، اس طرح گویا انسانی جان کے بدلے میں جانور کی قربانی کا طریقہ جاری ہو گیا جو قیامت تک سنت ابراہیم کے طور پر انجام دیا جاتا رہے گا۔ ہر مسلمان کو سنت ابراہیم اور سنت محمدی سمجھ کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے صحیح نیت اور ارادے کے ساتھ یہ قربانی کرنی چاہیے۔

مسلمانوں کی عید اور غیر مسلموں کی عید میں یہ بنیادی فرق ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنی اپنی عیدیں جشن کے طور پر مناتے ہیں، عیش و عشرت اور بے حیائی کو فروغ دیتے ہیں جب کہ اسلام عید کو یوم عبادت اور یوم تشکر کے طور پر منانے کا درس دیتا ہے۔ لہٰذا عید کا دن فضول رسوم، لہو و لعب اور بے حیائی سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے گزاریں۔ برائی سے خود بھی پرہیز کریں اور دوسروں کو بھی روکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق بخشے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

فضائل عشرۂ ذوالحجہ اور قربانی

مولانا نظام الدین بنگالی

سورۂ فجر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''والفجر ولیال عشر، والشفع والوتر'' (الفجر)

ترجمہ: ''قسم ہے فجر کی اور قسم ہے دس راتوں کی اور قسم ہے جفت اور طاق کی۔''

تو اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے، تمام مفسرین کے ہاں ان دس راتوں سے مراد عشرۂ ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔

اس کے علاوہ احادیث نبویہ میں بھی عشرہ ذوالحجہ کے متعلق بے شمار فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اسی سلسلے میں چند احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں تاکہ ان ایام کی حقیقت وفضیلت ہمارے دلوں میں پیوست ہوجائے اور بالخصوص ان ایام میں اعمال صالحہ کا اہتمام کرنا بڑے اجروثواب کا باعث ہے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ارشاد ہے:

''عن جابرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ من صام ایام العشر کتب اللہ لہ بکل یوم صوم السنۃ۔'' (غنیۃ الطالبین، ج:۲، ص:۳۵)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس نے دس دن روزے رکھے (یعنی عشرہ ذوالحجہ کے) تو اللہ جل جلالہ اس کے لئے ہر ایک دن روزے کا بدلہ ایک سال روزہ رکھنے کے برابر لکھتا ہے۔''

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ عزوجل من ھذہ الایام العشرۃ قالوا یا رسول اللہ! ولا الجھاد فی سبیل اللہ، قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ، الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذالک بشیء۔''

(بخاری ومشکوٰۃ، ص:۱۲۸)

> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کہ ان ایام میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں کوئی دن کہ ان میں عمل صالح زیادہ محبوب ہو اللہ کے نزدیک ان دس دنوں سے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ تو فرمایا کہ جی ہاں! جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا، مگر وہ شخص جو اپنی جان ومال لے کر نکلا ہو اور واپس نہ لوٹا ہو ان میں سے کوئی چیز لے کر۔''

ایک جگہ پر ارشاد فرمایا:

''عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذوالحجہ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر۔''

(ترمذی ومشکوٰۃ، ص:۱۲۸)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کہ ان ایام میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔''

حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے ''غنیۃ الطالبین'' نامی کتاب (ص:۴۸، ج:۲) میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، وہ روایت یہ ہے:

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چار ایسے اعمال تھے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے، ایک عشرہ ذوالحجہ کے دس روزے، دوسرا عاشورا کا روزہ (یعنی دس محرم کا روزہ) تیسرا ہر مہینے کے تین روزے (جن کو ایام بیض کہا جاتا ہے) چوتھا صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت (یعنی فجر کی دو سنتیں)۔''

نیز اسی صفحے کے آخر میں حضرت شاہ جیلانی نے ایک عجیب بات ذکر فرمائی ہے جو کہ انتہائی قابل توجہ اور قابل عمل ہے، اللہ پاک ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''جس نے ان دس دنوں کا (یعنی عشرہ ذوالحجہ کا) اکرام کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے عوض دس چیزوں کے ساتھ اس کا اکرام کریں گے: پہلی چیز اس کی عمر میں برکت ہوگی، دوسری چیز: اس کے مال میں برکت ہوتی ہے، تیسری چیز: اس کی اولاد کی حفاظت کی جاتی ہے، چوتھی چیز: اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں، پانچویں چیز: اس کی نیکیوں میں اضافہ کیا جاتا ہے، چھٹی چیز: اس پر موت کی سختیاں آسان کی جاتی ہیں، ساتویں چیز: اس کی تاریکیاں روشنی میں بدلتی ہیں، آٹھویں چیز: اس کے عمل کا ترازو بھاری کیا جاتا ہے، نویں چیز: اس کی مصیبتوں سے جان چھوٹ جاتی ہے، دسویں چیز: اس کے درجات بلند کئے جاتے ہیں۔''

حضرت سعید بن جبیرؒ (مشہور تابعی) فرمایا کرتے تھے:

''مت بجھاؤ اپنی بتیاں ذوالحجہ کی دس راتوں میں (یعنی جاگ کر عبادت کرو) اور خادموں کو بھی جاگنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور وہ بذات خود خوب دل لگا کر عبادت میں مشغول رہتے تھے۔''

اس لئے مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ عشرہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی قدر کریں اور ان ایام میں زیادہ سے زیادہ عبادات کا اہتمام کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان دنوں کی عبادات بہت ہی محبوب و پسندیدہ ہیں۔

فضائل قربانی

قربانی کرنا ایک واجب عمل ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے:

''عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی۔''

(ترمذی، مشکوٰۃ، ص:۱۲۹)

ترجمہ: ''ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا، ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مواظبت یہی وجوب کی دلیل ہے، جب کہ دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی نہ کرنے والوں پر بڑی وعید فرمائی ہے۔

ارشاد گرامی ہے:

''من وجد سعۃ لان یضحی فلم یضح فلا یقربن مصلانا۔''

(ابن ماجہ)

ترجمہ: ''جو کوئی وسعت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا تو اس کو عیدگاہ میں آنے کا کوئی حق نہیں بنتا، یعنی وہ اس لائق نہیں کہ قربانی جیسے عظیم الشان کام میں سستی یا کاہلی یا بخل کرتے ہوئے اس سے محروم رہتا ہے تو اسے عیدگاہ میں مسلمانوں کے ساتھ عید کی نماز میں شرکت کا حق نہیں پہنچتا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے:

''عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اہراق الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونہا واشعارہا واظلافہا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بہا نفسا۔''

(الترمذی، مشکوٰۃ، ص:۱۲۸)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کا کوئی عمل قربانی کے دن قربانی سے بڑھ کر اللہ کے ہاں محبوب نہیں، بیشک قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، اور کھروں سمیت لایا جائے گا، اور زمین پر قربانی کے خون کے قطرہ گرنے سے پہلے پہلے بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت کی سند لے لیتا ہے، اس لئے تم خوش دلی

کے ساتھ قربانی کیا کرو۔"

حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے:

"عن زید بن ارقمؓ قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یارسول اللہ! ماھذہ الاضاحی؟ قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یارسول اللہ؟ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ۔"

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقمؓ نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، صحابہ کرام نے پھر پوچھا کہ ہمارے لئے اس قربانی کرنے میں کیا ثواب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے قربانی کے ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے، پھر پوچھا کہ حضور! اون والے جانور کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا اس کے بھی ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا:

"یا فاطمۃ قومی الی اضحیتک فاشھدیھا فان لک باول قطرۃ تقطر من دمھا ان یغفرلک ماتسبق من ذنوبک قالت یا رسول اللہ النا خاصۃ اھل البیت او لنا وللمسلمین قال بل لنا وللمسلمین۔" (حوالہ بالا)

ترجمہ: "اے فاطمہؓ! آپ اپنی قربانی کے وقت ٹھہرے رہئے اور حاضر رہئے کہ بیشک زمین پر خون کے پہلے قطرے کے گرتے ہی گزشتہ تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بات صرف ہم اہل بیت کے ساتھ خاص ہے؟ یا ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ (یعنی گناہوں کا معاف ہونا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ یہ ہمارے لئے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی۔"

"حضرت حنشؒ فرماتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کو قربان کررہے ہیں، تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسے کیوں کررہے ہیں؟ تو حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا کہ مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میری طرف سے بھی قربانی کرتے رہنا، اس لئے میں ایک اپنی طرف سے اور ایک جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کررہا ہوں۔"

قربانی کے عظیم الشان عمل کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیے کہ جب سرور کائنات قربانی کرتے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگتے کہ:

"اللھم تقبلہ من محمد ومن آل محمد ومن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

ترجمہ: "اے پروردگار عالم! اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبول فرما اس کی اولاد کی طرف سے قبول فرما اور اس کی ساری امت کی طرف سے قبولیت کی سند عطا فرما۔"

یہ دعا صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے موقع پر کی ہے، حالانکہ اس کے علاوہ بھی بڑی عبادات و طاعات ہیں، لیکن وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا نہیں کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کا عمل اللہ کے ہاں ایک خاص قبولیت کا وزن رکھتا ہے، اس لئے ہمیں دل کی خوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہئے۔

برادران اسلام! قربانی کا سلسلہ فقط عہد نبوی سے نہیں بلکہ قربانی کا طریقہ کار حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے چلا آرہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں قربانی کا جانور اور مال و اسباب ایک میدان میں رکھ دیا جاتا تھا، پھر آسمانی آگ اس کو جلا کر ختم کردیتی تھی، اس طرح سے ان کی قربانی قبول ہوجایا کرتی تھی۔ مگر ہماری شریعت کا طریقہ کار یہ ہے کہ اس میں جانور کو ذبح کردیا جاتا ہے اور اللہ کے ہاں قبول ہوجاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کیا، مگر ہماری قربانی انسانوں کی نہیں بلکہ جانوروں کی ہے، آج جانور کی قربانی کے وقت ہمارے دل میں یہ نیت ہو کہ اگر آج میرے رب کا حکم ہوتا کہ میری راہ میں اپنی جان یا اپنی اولاد کی جان قربان کی جائے تو ہر مومن بندہ اس قربانی کے لئے تیار ہو کہ میں اپنی جان و مال اور اولاد بلکہ سب کچھ اپنے رب کی بارگاہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

میرے بھائیو! قربانی کا حکم رب کا حکم ہے، یہ درحقیقت بندہ کا امتحان ہے کہ وہ اپنے رب سے کتنی

محبت کرتا ہے، یہ اس بات کا امتحان ہے کہ بندہ اپنی اولاد، اپنے مال و جان، اپنے روپے پیسے سے زیادہ اپنے رب سے محبت کرتا ہے کہ نہیں، ایک شخص صاحب استطاعت ہے اللہ نے اس کو اتنا مال دیا ہے کہ وہ قربانی کرسکتا ہے مگر اس کے باوجود بھی قربانی نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کو اپنے مال و دولت سے محبت ہے مگر اپنے رب سے اس کو کوئی محبت نہیں ہے، اس لئے رب حکم دیتا ہے کہ میرے نام پر میری راہ اور رضا میں جانوروں کی قربانی کرو، اب جب بندہ انحراف کرتا ہے تو صاف اور واضح بات ہے کہ بندہ اپنے رب سے سچی محبت نہیں کرتا، دنیا کا یہ قانون اور دستور ہے کہ دنیا میں جب کسی سے سچی محبت ہوتی ہے تو بندہ اس پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے تو اس قانون کے پیش نظر ہماری آزمائش اور امتحان کی کامیابی کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ ہم صدق دل سے قربانی کے ایام میں جانور کو قربان کریں۔

دوسری طرف ذرا اس بات پر بھی ہم غور و فکر کریں کہ ہم سارا سال کتنا کماتے ہیں اور اپنی ضروریات پر کتنا خرچ کرتے ہیں؟ غرض ہر چیز اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر کھاتے، پیتے، پہنتے، بناتے ہیں، مگر افسوس اس بات پر ہے کہ ہم خدا کی راہ میں کچھ کرنے کو تیار نہیں، جب کہ اس بات کا احساس تک باقی نہیں رہتا کہ ہمارے آقائے نامدار نے کتنی بڑی وعید فرمائی ہے ان لوگوں کے لئے جو جان بوجھ کر قربانی نہیں کرتے۔

اے کاش! کہ ہمارے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو۔

اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو اس مبارک عمل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضامندی کا ذریعہ اور سبب بنائے۔ (آمین)

عظیم الشان ختم نبوت کنونشن ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم... توہین رسالت آرڈیننس میں کسی قسم کی کوئی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن ناموس رسالت کے باغیوں کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی حنفی نے شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ختم نبوت ایم اے جناح روڈ ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن سے خطاب کے دوران کیا، اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے حاجی محمد عمر جونیجو، ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، ارشاد احمد قریشی، حافظ محمد فرقان انصاری، عبدالکریم بروہی، طارق محمود چانگ، عمیر شیخ سمیت تمام یونٹوں کے عہدیداروں نے خصوصی شرکت کی، علماء کرام نے اپنے خطاب میں کہا کہ توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم مسلمان برداشت نہیں کریں گے اور اس قانون میں ترمیم یا اس کو ختم کرنا خود حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا باعث بنے گا۔ انہوں نے صدر زرداری، گورنر پنجاب اور شیری رحمن کی جانب سے توہین رسالت ایکٹ میں تحفظات اور اسے ختم کرنے کا مشورہ دینے پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ جو قانون غلط استعمال ہو رہا ہے وہ قتل کا قانون لیکن کیا اس قانون میں ترمیم یا اسے ختم کرنے کی بھی حکومت نے کوشش کیا؟ آخر کیا وجہ ہے کہ توہین رسالت ایکٹ کو ہی ختم کئے جانے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں، علماء کرام نے کہا کہ انشاء اللہ تحفظ ناموس رسالت کے مسئلے پر ماضی کی طرح اب بھی تمام مسلمان بیدار و متحد ہیں یہ مسئلہ این آر او، کیری لوگر بل، خودکش دھماکوں، ملک میں افراتفری، قتل و غارتگری اور دہشتگردی کا گراف، روٹی، کپڑا، مکان، آٹے، گیس، بجلی، پانی، مہنگائی اور مسلکی اختلافات کا نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کی موت و زندگی کا مسئلہ ہے، عدم و وجود کا مسئلہ ہے، جب کوئی شخص اپنے لئے دو باپ برداشت نہیں کرسکتا تو کوئی غیرت مند اپنے لئے جھوٹے نبی کو کس طرح برداشت کرسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مسجد اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی پہچان ہے، یہ نام کوئی غیر مسلم استعمال نہیں کرسکتا اور قادیانیوں کو مظلوم ثابت کرنے والے بتائیں کہ قادیانیوں پر کیا ظلم ہو رہا ہے آج تیس سال ہونے کو ہیں کہ انہوں نے خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم ہی نہیں کیا، وہ غنڈے بن کر ہمارے نبی، اسلام، نماز، روزہ، قرآن پر ڈاکا زن ہیں اور اس کے باوجود پاکستان کے اہم اہم عہدوں پر قابض ہیں، بیوروکریسی جیسے اہم ادارے میں قادیانی افسران بھرتی ہیں اور ادھر مسلمان جن کے لئے یہ ملک بنا وہ آئے دن بھوک و بے روزگاری کی وجہ سے تنگ آکر ٹرین یا بسوں کے نیچے کود کر اپنی زندگیوں کو ختم کرنے پر مجبور ہیں، خودکشی کررہے ہیں، بھوک و افلاس کی وجہ سے اپنے معصوم بچوں کو فروخت کرکے خود سمندر میں کود رہے ہیں، عورتیں جسم فروشی کا پیشہ کرنے پر مجبور ہیں، قادیانیوں کے حامی ان حالات سے بے خبر ہوکر قادیانی دکھ میں، جو بھوک و افلاس کی وجہ سے اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے پر مجبور ہو؟ علماء کرام نے کہا کہ دراصل توہین رسالت قانون کو ختم کروانے والے مسٹر بھٹو کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والے قانون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں کہ اس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

حجاج کرام کے نام

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ
ترجمہ: ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

دینی بھائیو! حجاج کرام اور ہر اس مسلمان کے نام جسے میرا یہ پیغام پہنچے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ہے زمانہ کی کہ انسان بڑے خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔" (العصر)

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان سورۃ میں ارشاد فرمایا ہے کہ سارے انسان کھلے ہوئے خسارے میں ہیں۔ اس کے بعد، ان خسارے والوں میں سے ان لوگوں کو مستثنیٰ کردیا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز پر ایمان لایا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے، پھر ایمان لانے کے بعد حقیقی نیک اعمال کئے جائیں اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے زندگی گزاری جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"دین نام ہے خلوص و وفاداری کا، ہم نے عرض کیا: کس کے ساتھ خلوص و وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ، اللہ کی کتاب کے ساتھ، اللہ کے رسول کے ساتھ، مسلمانوں کے سرداروں، پیشواؤں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔"

میں خود اپنے آپ کو اور ہر خاص و عام مسلمان بھائی کو اور بالخصوص حجاج کرام کو چند وصیتیں کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم بھائیو! میں آپ کو ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ تمام بھلائیوں کی اصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی تمام رسولوں اور امتوں کے لئے وصیت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو بھی حکم دیا تھا جنہیں تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور تمہیں بھی کہ اللہ سے ڈرو۔"

تقویٰ:

اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں بندوں پر فرض کی ہیں انہیں اللہ کے ساتھ محبت اور اخلاص اور اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے انجام دینا اور جو چیزیں حرام کی ہیں، اس کی پکڑ اور ڈر سے انہیں چھوڑ دینا نیز فرائض کی ادائیگی اور حرام کا ترک اسی طریقہ پر ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس کی تعلیم وترغیب دی ہے۔ اگرچہ تقویٰ ہر جگہ اور ہر حال میں مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: "اتق اللہ حیث ما کنت"... ہر جگہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو... مگر حج میں اس کی تاکید اور مطالبہ اور بڑھ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں، جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہوگا، سفر حج کے لئے زاد راہ لے جاؤ اور سب سے بہترین زاد راہ پرہیز گاری ہے۔" (البقرہ)

محترم بھائیو! میں آپ کو اس بات کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کو اللہ کے لئے خالص رکھیں عمل کرنے کا مقصد محض رضا و خوشنودی ہونا چاہئے کیونکہ اگر کوئی عمل اخلاص وللّٰہیت سے خالی ہوتا ہے تو سوائے فساد کے کچھ نہیں ملتا۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے:

"میں تمام شریکوں کے شرک سے سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کرے تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔"

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول

کرتا ہے جو خالص ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہی گئی ہو۔"

تو اے میرے بھائیو! آپ کے اعمال شہرت سے دور اور ریا سے خالی ہونے چاہئیں، صرف اللہ کی رضا مندی کے طالب رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں اسی بات کا حکم دیا ہے:

"پس اللہ کی بندگی کرو اس کے لئے دین کو خالص کرکے، خبردار دین خالص اللہ کا حق ہے۔"

نیز ارشاد فرمایا:

"ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرکے۔"

عمل کے اخلاص میں یہ بات داخل ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرے، اس کے سوا کسی سے دعا نہ کرے، کسی سے مدد کا طلب گار نہ ہو، صرف اسی سے پناہ مانگے اسی پر بھروسہ کرے، اگر کسی نے ان چیزوں کو (دعا، مدد، پناہ اور بھروسہ) اللہ کے سوا کسی اور سے مانگا تو وہ گمراہ اور مشرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان کون ہوگا، جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں اور جب تمام انسان جمع کئے جائیں گے اس وقت اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔"

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب تم دعا کرو تو اللہ ہی سے دعا کرو اور جب مدد چاہو تو صرف اللہ ہی سے مدد چاہو۔"

میرے عزیز بھائیو! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے اعمال مقبول ہوں تو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق کرو، ارشاد نبوی ہے:

"جس نے ایسا کوئی کام کیا جو ہمارے دین میں نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔"

نیز ارشاد فرمایا:

"جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات نکالی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔"

آپ کو چاہئے کہ آپ ظاہری و باطنی ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حسن و خوبی کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والے حضرات کے نقش قدم پر چلیں اور ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو نہ بھولیں:

"میری سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کی اتباع کرو اور اسے مضبوطی سے پکڑلو۔"

اس کے بعد فرمایا:

"خبردار! دین میں نئی باتیں نہ نکالنا، کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔"

میرے بھائیو! میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ تم کھانے پینے، پہننے، خرچ کرنے اور صدقہ دینے میں ہمیشہ حلال کمائی کا خیال رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ طیب اور پاک ہے اور طیب اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے، حج کے مقبول ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس کے اخراجات ایسے مال میں سے ہوں جس میں حرام کا شبہ بھی نہ ہو۔ حدیث میں ہے:

"جب بندہ حرام لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کی نحوست سے اللہ تعالیٰ چالیس دن کے اعمال قبول نہیں کرتا۔"

نیز ارشاد نبوی ہے:

"آدمی بڑا طویل سفر کرتا ہے، پراگندہ بال، غبار آلود جسم کے ساتھ، اپنے ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا لباس حرام اور حرام ہی اس کی غذا ہے تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟

لہٰذا اے میرے بھائیو! تمہیں چاہئے کہ اپنے حج و عمرہ کے لئے حلال مال حاصل کرو تاکہ تمہاری دعا سنی جائے اور اعمال مقبول ہوں۔

اے میرے بھائی! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکتے رہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہئے جو خیر کی طرف بلائے نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے اور ایسے ہی لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔"

نیز ارشاد نبوی ہے:

"جب تم میں سے کوئی شخص کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے اس کو بدل دے، اگر ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اس شخص کو تنبیہ کرے اور اگر ایسا بھی نہ کرسکتا ہو تو اپنے دل ہی میں اسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔"

مسلمانوں کو حتی الامکان نصیحت کرتے رہو کیونکہ جس قوم نے اس فریضہ کو چھوڑ دیا، اس پر اللہ

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

تعالیٰ کا عذاب مسلط کر دیا گیا۔

ارشاد نبوی ہے:

"تم ضرور ضرور نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کسی عذاب میں سب کو مبتلا کر دے، پھر تم اس سے دعا بھی کرو گے تو قبول نہ کی جائے گی۔"

یعنی نیکیوں کے لئے کہنا اور برائیوں سے روکنا ایسا عمل ہے کہ اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو عذاب آ جائے اور اس وقت دعا قبول نہ ہوگی۔ جب برائیاں عام ہو جاتی ہیں اور نیک لوگ اپنی نیکی کو لئے بیٹھے رہتے ہیں اور یہ کوشش نہیں کرتے کہ گناہ بند ہوں تو نیک و بد سب پر عذاب آ جاتا ہے اور دعا تک قبول نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت دے۔

میرے بھائیو! میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، بیت اللہ شریف کا حج کرو، یہ سارے اعمال شہادتین (کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت) کے ساتھ ایسے ارکان ہیں جن پر ایمان کی عمارت کھڑی ہے، جس نے انہیں چھوڑ دیا یا ان میں کوتاہی اور لاپرواہی برتی تو اسے سمجھنا چاہئے کہ وہ زبردست خطرہ میں ہے، اللہ رب العزت کو قیامت کے دن کیا جواب دے گا؟

صحیح حدیث میں ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: (۱) اس حقیقت کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں (کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) رمضان کے روزے رکھنا، (۵) اور اگر مکہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرنا۔"

میں حکام، علماء اور مال داروں کو الگ الگ خاص وصیتیں کرنا چاہتا ہوں، میں مسلمانوں کے حکام، ان کے سرداروں اور ذمہ داروں کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اللہ سے ڈریں جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں۔ اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ حدود کو نافذ کریں کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لئے ہی خاص ہو جائے۔

کیونکہ امت اسلامیہ کی بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا زندگی کے ہر شعبہ میں نفاذ ہو، اسی طرح سے میں انہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ صحیح بات پر جمع ہو جائیں، کتاب و سنت کی روشنی میں اتحاد قائم کریں اور آپس میں اختلاف نہ کریں، اس سے تفرقہ پیدا ہوگا، دل برداشتہ ہوں گے اور قوت ختم ہو جائے گی، اس صورت میں صرف دشمنانِ اسلام ہی کا فائدہ ہوگا اور اس وقت ہمارا بُرا حال ہوگا۔

اے میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے اس قول کو یاد کرو:

"اور اللہ ہی کی رسی کو مضبوطی سے سب مل کر پکڑلو اور الگ الگ نہ ہو۔"

اللہ کی رسی سے مراد اسلام ہے، اسلام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے میں ہی بڑی کامیابی ہے اور اسلام کو چھوڑ دینے میں دنیا کی ذلت اور آخرت میں رسوائی ہے۔

میں علماء کرام کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ کتاب و سنت پر جمع ہو جائیں اور عام مسلمانوں کو بھی ان پر جمع کریں، ان کا فرض ہے کہ وہ عوام کی صفوں کو اسی اصل عظیم اور بنیاد پر جمع کریں اور ازراہ کرم آپس میں اختلاف نہ پیدا کریں، کیونکہ اختلاف میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں، علماء کو چاہئے کہ ان پر عوام کے لئے جو نصیحت و خیر خواہی کی ذمہ داری ہے، اس سے سبکدوش ہوں، اس بارے میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں، کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام نے اللہ کا پیغام پہنچایا، امانت کا حق ادا کیا اور اپنی اپنی قوموں کو نصیحت کی اور اللہ کے لئے اس کے راستے میں جہاد کا حق ادا کر دیا، علماء کو اس فرض کی ادائیگی سے کوئی مال و جاہ یا منصب نہ روکے، کیونکہ یہ دنیاوی چیزیں سب فنا ہونے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حساب لے گا کہ اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا تھا؟

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور علماء کرام کو توفیق دے کہ ہم لوگوں کو نصیحت و خیر خواہی کر سکیں اور خصوصاً امرا کو کیونکہ اگر علما نصیحت کریں اور امراء اس پر لبیک کہیں اور عمل کریں تو امت اللہ کی اطاعت پر سیدھے راستے پر لگ سکتی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اسے بھی عزت عطا کرے گا اور زمین میں تمکنت و اقتدار بھی دے گا۔

اب میں مال داروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے مال میں سے ان لوگوں کی مدد کریں جو اللہ کے راستے میں جہاد اور اس کے دشمنوں سے جنگ کر رہے ہیں، اسلامی ممالک کہ جو کمیونزم، یہودیت، عیسائیت، مرزائیت اور بت پرستی سے دوچار ہیں، ان میں مال داروں کو یاد دلاتا ہوں اور انہیں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان مجاہدین کے لئے اپنے ہاتھ کو بڑھائیں جو مال اللہ نے انہیں دیا ہے، اس میں سے ان کی مدد کریں تاکہ یہ اپنا جہاد جاری رکھ سکیں اور سارے مسلمانوں پر جو جہاد فرض ہے، ان کی طرف سے کفایت کرتے رہیں اور تاکہ وہ اس مال میں سے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتے رہیں

ان مجاہدین کی مدد کرنا دنیا کے تمام باحیثیت مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام مسلمانوں کو اپنے پروردگار اور دین کے تمام حقوق و واجبات اور ذمہ داریوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اسلام اور مسلمانوں کی عزت ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب کا حج قبول فرمائے اور گناہوں سے درگزر فرمائے، وہی قبول کرنے والا اور قدرت والا ہے۔ ☆☆☆

حج کا طریقہ

مکہ سے منیٰ روانگی

۸/ ذوالحجہ کو غسل کریں، بالوں کو تیل اور جسم کو خوشبو لگائیں، پھر احرام باندھیں سر ڈھانک کر دو رکعت نفل پڑھیں، بہتر ہے کہ یہ نفل حرم شریف میں ادا کریں، خوب دعا مانگیں، اس کے بعد سر ننگا کرلیں۔ حج کی نیت کریں: ''اے اللہ میں تیری رضا کے لئے حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں تو اسے میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما'' اور تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، وقفہ وقفہ سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

منیٰ سے عرفات روانگی

۹/ ذوالحجہ کو صبح عرفات روانہ ہو جائیں اور ظہر سے پہلے پہلے عرفات پہنچ جائیں، راستے میں تلبیہ کے علاوہ ذکر بھی کرتے رہیں۔

وقوف عرفات

عرفات میں ۹/ ذوالحجہ کو ظہر سے مغرب تک رکنے کو وقوف عرفات کہتے ہیں۔ یہاں پر ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھی جائے گی (تمام نمازیں با جماعت ادا کریں کہ یہ وقت اور یہ جگہ پھر کہیں اور نہیں ملے گی)۔ یہ دن صرف دعاؤں کا ہے، دعاؤں کے علاوہ ذکر کرتے رہیں، ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں، خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔

مزدلفہ

۹/ ذوالحجہ کو مغرب ہوتے ہی مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔ واضح رہے کہ عصر کی نماز کے بعد اور کوئی نماز یہاں نہیں پڑھیں گے، مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کریں، نماز کے بعد ۴۹ کنکریاں جمع کریں۔ (احتیاطاً چار پانچ زیادہ چن لیں) جو ۱۳/ ذوالحجہ کو بھی منیٰ میں رکنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ۷۰ کنکریاں لے لیں۔

کنکریاں مارنا

۱۰/ ذوالحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر مزدلفہ سے منیٰ آجائیں اور بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ (بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ روک دیا جائے گا) ۱۰/ ذوالحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں ماری ہوتی ہیں۔ ۷ کنکریاں لے کر جائیں، ایک دو فالتو رکھ لیا کریں، تاکہ کوئی کنکری مارتے ہوئے اگر ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو اس کی جگہ دوسری کنکری مار لیں۔ ۱۱ اور ۱۲/ ذوالحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری ہوں گی۔

قربانی

۱۰/ ذوالحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہوگی۔ قربانی کرنے کے بعد بال منڈوا کر یا قصر کرا کے احرام سے باہر آجائیں غسل کریں اور کپڑے تبدیل کرلیں، خواتین ایک پور بال کٹوالیں۔

طواف زیارت

طواف زیارت کے لئے آپ مکہ جائیں (یہ ۱۰ سے لے کر ۱۲/ ذوالحجہ تک کیا جاسکتا ہے) طواف کے بعد سعی کرنی ہوگی۔ واضح رہے کہ طواف اور سعی عام کپڑوں میں ہی ہوگی، طواف زیارت کے بعد واپس منیٰ آجائیں۔

طواف وداع

جب مکہ سے رخصت ہونے لگیں تو طواف وداع کریں۔ اس میں طواف ہوگا، دوگانہ نفل ادا کر کے زمزم پئیں، حرم سے نکلتے وقت الوداع کہیں اور اللہ سے دعا کریں کہ: اے اللہ! تیرے اس گھر سے جدائی آخری نہ ہو، بلکہ تو بار بار اپنے گھر کی زیارت کراتا۔

قربانی ...... مسائل واحکام

مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی

قربانی کس پرواجب ہے:

قربانی ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم پر واجب ہے، جس کی ملک میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو، یہ مال خواہ سونا، چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ، قربانی کے لئے سال کا گزرنا بھی ضروری نہیں ہے۔

(شامی ص:۳۱۲، ج:۵)

☆...... مسئلہ: جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اگر اتنا مال نہ ہو تو واجب نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۲، ج:۵)

☆...... مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی۔

''اما الذی یجب علی الفقیر دون الغنی فالمشتری للاضحیة اذا کان المشتری فقیراً بان اشتری فقیر شاة ینوی الضحیٰ بھا۔''

(فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۱، ج:۵)

☆...... مسئلہ: قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے، بالغ اور مالدار اولاد اور بیوی کی طرف سے ادا کرنا درست نہیں، جب تک کہ ان سے اجازت نہ لی جائے، نابالغ مالدار اولاد کی طرف سے قربانی کرنا نفل ہوگی:

''ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاد الکبار وامرأته الا باذنه وفی ولد الصغیر عن ابی حنیفة روایتان فی ظاهر الروایة تستحب ولاتجب۔''

(فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۳، ج:۵)

قربانی کے دن:

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے، دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تک قربانی کرنے کا وقت ہے، چاہے جس دن قربانی کرے، لیکن قربانی کرنے کا سب سے افضل دن عید کا دن ہے، پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ:

''وقت الاضحیة ثلثة ایام العاشر والحادی عشر، والثانی عشر اؤلها افضل واخرها ادونها۔''

(فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۵، ج:۵)

☆...... مسئلہ: عیدالاضحیٰ کے طلوع فجر سے لے کر بارہویں تاریخ غروب آفتاب تک دن اور رات میں کسی بھی وقت قربانی کرنا جائز ہے، مگر رات کے وقت قربانی کرنا مکروہ ہے۔

''ویجوز فی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجر من یوم النحر الی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر الا انه یکره الذبح فی اللیل۔'' (فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۵، ج:۵)

قربانی کے جانور:

بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس اور اونٹ کی قربانی کرنا جائز ہے اور کسی جانور کی قربانی جائز نہیں، اسی طرح خصی جانور کی قربانی درست ہے۔

''واما جنسه فهو ان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر ویدخل فی کل جنس نوعه والذکر والانثیٰ منه والخصی والفحل۔'' (فتاویٰ ہندیہ، ص:۲۹۷، ج:۵)

اجتماعی قربانی:

گائے اور بھینس، اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ کسی شخص کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو یا نیت صرف گوشت کھانے کی ہو تو کسی کی بھی قربانی قبول نہ ہوگی حصہ داروں میں سے۔

''والبقر والبعیر یجزئی عن سبعة اذا کانوا یریدون به وجه الله تعالیٰ۔'' (فتاویٰ ہندیہ ص:۳۰۴، ج:۵)

☆...... مسئلہ: بکرا، بھیڑ، دنبہ کی قربانی ایک

ہی شخص کی طرف سے کفایت کرے گی، خواہ یہ جانور کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔

”یجب ان یعلم ان الشاۃ لا تجزئی الا عن واحد وان کانت عظیمۃ۔“ (فتاویٰ ہندیہ ص:۳۰۴، ج:۵)

☆...... مسئلہ: اگر بڑے جانور (گائے، اونٹ وغیرہ) میں پانچ یا چھ حصہ دار شریک ہوں تو بھی قربانی درست ہے بشرطیکہ ہر ایک حصہ دار کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، اور اگر ایک جانور میں آٹھ حصہ دار شریک ہوں تو کسی کی بھی قربانی جائز نہ ہوگی۔

”ولو لاحدھم اقل من سبع لم یجز عن احد۔“

(شرح تنویر ص:۳۱۵، ج:۹)

نوٹ: اجتماعی قربانی کے جانور میں سب حصہ داروں کی کمائی حلال ہونی چاہئے، اگر ایک حصہ دار نے بھی حرام رقم سے حصہ ڈال دیا تو تمام حصہ داروں کی قربانی ناجائز ہوجائے گی۔

☆...... مسئلہ: قربانی کا جانور (گائے وغیرہ) خریدتے وقت اگر کسی دوسرے کو بھی شریک کرنے کی نیت کی تھی کہ اگر کوئی اور شخص ساتھ شامل ہوگیا تو اس کو بھی شریک کرلیا جائے گا تو قربانی درست ہوگی اور شریک کرنا بھی درست ہے اور اگر صرف اکیلے ہی قربانی کرنے کی غرض سے جانور خریدا تو بعد میں شریک کرنا مناسب نہیں ہے، اگر جانور خریدنے والا غریب ہے تو شراکت درست نہ ہوگی اور اگر مال دار ہے کراہت کے ساتھ شراکت درست ہوگی۔

”ولو اشتری بقرۃ یرید ان یضحی بھا عن نفس ثم اشترک فیھا ستۃ معہ جاز استحسانا ذالک یکرہ۔“ (شرح الہدایہ ص:۴۴۳، ج:۴)

”فاما الفقیر فلا یجوز لہ ان یشرک فیھا۔“ (ردالمحتار ص:۳۱۹، ج:۵)

کن جانوروں کی قربانی درست نہیں

بکری سال بھر سے کم ہو، بھینس یا گائے دو سال سے کم ہو اور اونٹ پانچ سال سے کم ہو تو ان کی قربانی درست نہیں۔ دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو اگرچہ اس کی عمر چھ ماہ ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

”واصح الجزع من الضان ان کان بحیث لو خلط بالثنایا لایمکن التمییز من بعد و صح الثنی فصاعداً من الثلاثۃ والثنی ھو ابن خمس من الابل و حولین من البقر والجاموس و حول من الشاۃ والمعز۔“ (شرح التنویر ص:۳۲۲، ج:۶)

☆...... مسئلہ: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو، کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دم تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو تو ان جانوروں کی قربانی درست

تکبیرات تشریق

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک کو ہر نماز پنج گانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے، اگر زیادہ کہے تو افضل ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، جو یہ ہے:

”اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔“

عید کی سنتیں

حجامت بنوانا، غسل کرنا، اچھے سے اچھا لباس جو میسر ہو پہننا، سرمہ لگانا، میسر ہو تو خوشبو لگانا، اس عید میں نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ افضل یہ ہے کہ واپس آ کر قربانی کرے، اس کا گوشت کھائے، اس عید میں عیدگاہ جاتے ہوئے آواز بلند یہ تکبیر پڑھے: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔“ عیدگاہ میں وقت سے پہلے جانا اور شروع صفوں میں بیٹھنے کی کوشش کرنا عیدگاہ سے واپسی پر جس راستے سے گیا تھا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

نماز عید کی نیت

دو رکعت نماز عید الاضحیٰ معہ چھ تکبیرات واجب کے بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے۔ پہلی رکعت ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین بار اللہ اکبر کہیں گے، مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو بار تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور حسب معمول امام صاحب کے ساتھ رکعت پوری کریں، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار تکبیرات کہیں گے، حسب سابق اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

خطبہ

نماز عید کے بعد خطبہ ہوگا جس کا سننا واجب ہے، بعض لوگ خطبہ ختم ہونے سے پہلے عیدگاہ سے چلے جاتے ہیں۔ خواہ خطیب کی آواز آئے یا نہ آئے خطبہ ختم ہونے تک اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔

نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ص:۲۹۷، ج:۵)

☆.....مسئلہ: جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں پر چلتا ہے، چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے، اور اگر چلتے وقت چوتھے پاؤں سے سہارا لیتا ہے تو قربانی درست ہے۔ (قولہ والعرجاء)

"ای التی لا یملکھا المشی رجلھا انما تمشی بثلاث قوائم۔" (ردالمحتار ص:۳۲۳، ج:۶)

☆.....مسئلہ: دبلا اور مریل جانور جس کی ہڈیوں پر گودا نہ ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔ موٹے تازے جانور کی قربانی زیادہ درست ہے۔ "العجفاء السمینۃ فلو مھزولۃ لم یجز." (شامی ص:۳۲۳، ج:۶)

☆.....مسئلہ: جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا اکثریت دانتوں کی گر گئی ہو، اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

"والا بالھتماء التی لا اسنان لھا ویکفی بقاء والاکثر۔" (شرح التنویر ص:۳۲۳، ج:۶)

☆.....مسئلہ: جس جانور کی پیدائشی سینگ نہ ہوں، اس کی قربانی درست ہے اور اگر جڑ سے سینگ ٹوٹ گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ (ردالمحتار ص:۳۲۴، ج:۶)

☆.....مسئلہ: قربانی کا جانور لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے البتہ اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی واجب نہیں ہے، وہ اسی جانور کی قربانی کر دے۔

"ولو اشتراھا سلیمۃ ثم تعیب بعیب مانع فعلیہ اقامۃ غیرھا مقامھا ان کان فقیراً اجزأہ ذالک۔" (شرح التنویر ص:۳۲۵، ج:۶)

قربانی کا مسنون طریقہ:

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

"انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ" پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراھیم الصلوۃ والسلام۔" (مشکوۃ ص:۱۲۸)

☆.....مسئلہ: اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اور اگر کسی اور سے ذبح کروایا جائے خود موجود ہونا بہتر ہے۔

"والافضل ان یذبح اضحیتہ بیدہ ان کان یحسن الذبح۔" (فتاویٰ ہندیہ)

قربانی کا گوشت:

قربانی کا گوشت آپ کھائے اور اپنے رشتہ داروں کو دے، فقیروں اور محتاجوں کو خیرات کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے، خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے، لیکن تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

"ویاکل لحم الاضحیۃ ویوکل غنیا وندب ان لا ینقص التصدق عن الثلث." (شرح التنویر ص:۳۲۸، ج:۶)

☆.....مسئلہ: اجتماعی قربانی کا گوشت اٹکل سے تقسیم نہ کیا جائے، بلکہ خوب تول تول کر تقسیم کریں تا کہ ہر شریک کو برابر برابر حصہ ملے ورنہ اگر کوئی حصہ زیادہ یا کم رہا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا۔

"ویقسم اللحم وزناً لا جزافاً الا اذا ضم معہ من الاکارع او الجلد۔" (شرح التنویر ص:۳۱۷، ج:۶)

قربانی کی کھال:

قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کر دے یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دے اور وہ رقم (قیمت) ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور قیمت میں وہی پیسے بعینہ خیرات کرنے چاہئیں جو پیسے ملے ہیں اور اگر وہ پیسے کسی اور کام میں خرچ کر ڈالے ہیں اور اتنے ہی پیسے اپنی طرف سے دے دیئے تو مکروہ ہے، مگر ادا ہو جائیں گے۔

☆.....مسئلہ: قربانی کی کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں، خیرات ہی کرنا چاہئے۔

☆.....مسئلہ: قربانی کا گوشت یا کھال، چربی یا چھیچھڑے وغیرہ قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس الگ سے ادا کرے۔

"ولا یعطی اجرۃ الجزار منھا" (شرح التنویر ص:۳۲۸، ج:۶)

☆.....مسئلہ: قربانی کی رسی، جھول، وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دے۔

"ویتصدق بجلدھا وکذا بجلالھا وقلائدھا" (ردالمختار)

قربانی کی کھالیں کسی دینی مدرسہ یا دینی ادارہ کے مستحق طلبا کو دینا دوہرا اجر و ثواب رکھتا ہے۔ ایک تو کھال کا صدقہ کرنا دوسرے دین اسلام کی اعانت کرنا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ!

یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے
پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

پھر شکرِ خدا سامنے محرابِ نبی ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے

محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

پھر منت درباں کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا، نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بارگاہِ سیّد کونین میں پہنچا
یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے

یہ ذرۂ ناچیز ہے خورشید بداماں
دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے

ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے

رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربیؐ کی
جنت کے خزائن کی یہی [illegible] علم ہے

وہ رحمتِ عالم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیّد کونین ہے، آقائے امم ہے

وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے، نہ مغرب ہے، عرب ہے، نہ عجم ہے

دل نعتِ رسول عربیؐ کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیّر کا، زباں ہے نہ قلم ہے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

ختم نبوت کانفرنس، سبی

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے
تحفظ ناموس رسالت قانون میں ترمیم غیرت ایمانی کے خلاف ہے
حکومت تحفظ ناموس رسالت کے لئے ترجیحی بنیادوں پر اپنا کردار ادا کرے
سبی، کوئٹہ میں ختم نبوت کے اجتماعات سے علماء کرام کا خطاب

رپورٹ: ابومحمد

کوئٹہ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ اور سبی کے زیر اہتمام ۲۹/ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز جمعرات سبی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، نماز عشاء کے بعد تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا، تلاوت مولانا محمد یوسف نقشبندی نے کی، نعت شریف حافظ محمد ہارون متعلم مدرسہ صدیق اکبر نے پیش کی۔ کانفرنس کے شرکاء سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے خطاب کیا، انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت، اسلام کا بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے، تحفظ ناموس رسالت قانون میں ترمیم غیرت ایمانی کے خلاف ہے، حکومت تحفظ ناموس رسالت کے لئے ترجیحی بنیادوں پر اپنا کردار ادا کرے، مولانا عطاء اللہ مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام سبی کی دعا پر پروگرام ختم ہوا، پروگرام کی صدارت سبی مجلس کے امیر حاجی داؤد صاحب نے کی، اس کانفرنس میں عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کا انتظام مولانا عبدالغفار مہتمم مدرسہ صدیق اکبر نے کیا، رب کریم تمام علماء اور احباب کی سعی کو قبول فرمائے۔

حاجی داؤد صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

سبی کے ساتھ خصوصی نشست:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معزز مہمان علماء کرام کی ایک خصوصی نشست حاجی داؤد صاحب سے ہوئی، اس نشست میں حاجی صاحب نے اکابر علماء کرام کے تحفظ ختم نبوت کے لئے مثالی کردار کا تذکرہ کیا جن میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا دوست محمد قریشیؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ شامل ہیں۔ حاجی صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ تمام علماء کرام دین اسلام کے تحفظ کے لئے شمشیر بے نیام تھے، ان کی زندگی ایک کھلی کتاب تھی، اس نشست میں مولانا محمد راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عطاء اللہ سبی، مولانا عبدالغفار، مولانا محمد یوسف نقشبندی اور معززین علاقہ شریک تھے۔

۳۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز جمعہ مولانا محمد راشد مدنی نے سبی شہر کی مکی مسجد میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا، مولانا محمد یوسف نقشبندی نے چونگی والی مسجد میں خطبہ جمعہ دیا۔ علماء کرام نے اپنے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کا تحفظ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے مسئلہ کو واضح کیا اور عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ ہر وقت ناموس رسالت کے لئے تیار رہیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے کوئٹہ شہر کی جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا، مولانا قاضی احسان احمد نے کوئٹہ شہر میں جامع مسجد گول (فاطمۃ الزہرا) ٹوان گلی میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اکابرین ملت اور اپنے اسلاف کی طرح تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی اور نگہبانی کے لئے بیدار رہیں، جیسے انہوں نے بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے ہر فتنہ خصوصاً قادیانیت کا مقابلہ کیا، آج بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم گستاخان رسول قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھیں اور امت مسلمہ

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAALKITAB.INFO

کے ایمان کی حفاظت کا حق ادا کرتے رہیں۔

۳۱/اکتوبر بروز ہفتہ صبح دس بجے مجاہد ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت کے جانباز، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قافلہ حق و صداقت کے پاسبان، جناب حاجی محمد طفیل احرار سے ایک یادگار، جذبہ عشق رسالت سے سرشار پُر وقار ملاقات ہوئی، اس وفد میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد یوسف نقشبندی، حافظ محمد حمزہ، سید عارف شاہ، حاجی کالا خان، جناب محمد خلیل اور جناب حاجی تاج محمد شامل تھے۔

حاجی محمد طفیل احرار، قادیان گورداسپور ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے مجلس احرار ہند کے زیر اہتمام ۱۹۳۰ء میں منعقد ہونے والی پہلی تبلیغی کانفرنس میں شریک ہوئے، جس وقت ان کی عمر تقریباً دس سال تھی، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تذکرہ خیر بار بار کرتے رہے۔

حاجی صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام ہند کی محنتوں سے قادیان میں قادیانی منہ چھپاتے پھرتے تھے، جب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام آتا قادیانیوں پر غش طاری ہو جاتا، مجلس احرار محنتی، بہادر اور جانبازوں کی جماعت کا نام تھا اور اب الحمدللہ! ختم نبوت کے جانباز سپاہی، مبلغین اور خدام اس بیڑے کو چلائے پھر رہے ہیں۔ حاجی محمد طفیل نے کہا کہ قادیان کی سرزمین پر احرار ایک قابل عزت نام تھا۔ انہوں نے کہا کہ کائنات کا وجود ختم نبوت کے عقیدہ کو ماننے سے ہے جو اس عقیدہ کو نہیں مانتا وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا کہ میرا تو ایمان، یقین، جذبہ عشق رسالت ہے یہ کہ جو کوئی ختم نبوت کے تحفظ کا کام نہیں کرتا، میں تو اسے انسان ہی نہیں سمجھتا، حاجی صاحب نے کہا کہ یہ کام بہت بلند اور عظمت والا کام ہے میرا تو نظریہ ہے کہ اگر کوئی عنا تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے ہوئے کسی گستاخ رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو وہ بھی قابل عزت ہے، حاجی صاحب نے بتایا کہ تبلیغی کانفرنس ۱۹۳۰ء میں دھنی رام ہندو جلسے میں آیا، میں نے کہا دھنی رام تم کہاں؟ اس نے کہا: "شاہ جی کا قرآن سننے آیا ہوں" حاجی صاحب نے کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ شاہ صاحبؒ کا قرآن سن کر درخت بھی جھومتے تھے۔ بہرحال مجھے بہت خوشی ہوئی آپ سب ختم نبوت کا کام کرتے ہیں اور میرے گھر پر ختم نبوت کی نسبت سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اللہ پاک ہم سب کو مرتے دم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تحفظ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وفد ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد حافظ حسین احمد کے مدرسہ مطلع العلوم گیا، جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق طلباء کرام اور اساتذہ عظام میں بیان ہوا مولانا محمد راشد مدنی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع، نزول اور حیات کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا عقیدہ بھی بیان کیا۔

کوئٹہ شہر کی مرکزی جامع مسجد جس کے خطیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا انوار الحق حقانی ہیں، میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا اور عوام الناس کو اکابرین ختم نبوت کی ایمان افروز داستان سنا کر ختم نبوت کا کام کرنے پر تیار کیا اور الحمدللہ تمام سامعین نے ہاتھ اٹھا کر اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اس کام کو کرنے کی مکمل یقین دہانی کرائی۔

۳۱/اکتوبر بعد نماز مغرب مدرسہ تجوید القرآن میں مولانا محمد راشد مدنی نے رد عیسائیت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر بہت جاندار، مدلل اور پُر کشش بیان کیا مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد یوسف، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر جماعتی احباب نے نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ میں ادا کی جس میں مولانا سے ملاقات کرکے اگلا نظم طے کیا گیا۔

یکم نومبر بروز اتوار صبح دس بجے مجلس کا وفد مدرسہ مفتاح العلوم پہنچا، جہاں پر علماء اور طلبا کرام سے مولانا محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد نے

گستاخ رسول کی سزا

مشہور عرب سیاح ابن بطوطہ اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں کہ میں دمشق سے سفر کرتا ہوا حلب پہنچا، اس شہر کا حاکم حاجی غنی تھا، وہاں ایک پہاڑ کے دامن میں ایک فقیر معہ اپنے ایک شاگرد کے رہتے تھے، لوگ دور دور سے ان کی زیارت کو آتے اور برکت حاصل کرتے تھے، ان کے شاگرد نے نکاح نہیں کیا تھا مجرد رہتا تھا۔ ایک دن گفتگو کے دوران اس شاگرد کی زبان سے نکل گیا کہ پیغمبر علیہ السلام بغیر عورت کے نہیں رہ سکتے تھے لیکن میں رہ سکتا ہوں۔ لوگوں نے ان پر اعتراض کیا اور سب لوگ قاضی شہر کے پاس آئے اور جو کچھ اس نے پیغمبر علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا بیان کیا، لوگوں نے گواہی دی کہ ہمارے سامنے ایسا کہا ہے۔ قاضی نے یہ مقدمہ ملک لامراُ کے پاس بھیج دیا، اس نے ان دونوں کو بلایا، اس نے اپنے قول کا اقرار کیا۔ شیخ سے پوچھا اس نے شاگرد کے قول کی تائید کی، علماء سے فتویٰ مانگا گیا جو یہ تھے: شہاب الدین مالکی، ناصر الدین حنفی، تقی الدین ابن الصائب شافعی اور عزیز الدین دمشقی حنبلی چاروں نے متفقہ فیصلہ دیا کہ جب یہ اپنے قول پر مصر ہیں تو ان کو قتل کر دیا جائے، چنانچہ دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ (سفرنامہ ابن بطوطہ)

تفصیلی خطاب کیا طلبا اور علماء کرام سے مشترکہ طور پر ایک درخواست کی گئی کہ اسلام کی سربلندی اور تحفظ کی اصل ذمہ داری اہل حق علماء کرام پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے علماء کرام کم از کم مہینہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر ضرور پڑھائیں اور طلباء کرام مقامی دفتر سے رابطہ میں رہیں لٹریچر، رسائل اور کتب سے مطالعہ کر کے اپنے تعلیمی شعبہ کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں، مدرسہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی کے اختتامی کلمات اور دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

یکم نومبر نماز عصر مولانا قاضی احسان احمد نے طوبی مسجد میں ادا کی اور درس قرآن کریم دیا۔ مولانا نے اپنے درس میں کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد رب العزت کسی کو منصب نبوت سے سرفراز نہیں فرمائیں گے، مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عقیدہ کا تحفظ کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے نماز عصر کے بعد شہری مسجد کوئٹہ میں خطاب کیا، انہوں نے سامعین کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''میں انبیاء علیہم السلام میں سے سب سے آخری نبی ہوں، میرے بعد نبوت نہیں بلکہ خلافت ہے اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔'' نماز مغرب کے بعد جامع مسجد بلال جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد میں مولانا محمد راشد مدنی کا خطاب ہوا، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں تیس کذاب، دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک جھوٹا مدعی نبوت ہوگا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد نبوت کے منصب کو کوئی نہیں پاسکتا'' نماز عشاء کے بعد مولانا عزیز الرحمن ثانی نے جامع مسجد عثمانی میں خطاب کرتے ہوئے اہل علاقہ کو ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی دعوت دی۔

رب کریم کوئٹہ جماعت کے جملہ احباب مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا محمد احمد، مولانا نار حیمی، حافظ محمد حمزہ، قاری محمد یونس، محمد عارف شاہ، فیاض حسن سجاد، خلیل احمد، حاجی تاج محمد اور دیگر احباب کو خصوصیت سے جزائے خیر نصیب فرمائے جنہوں نے دن رات محنت کر کے پروگرام منعقد کرائے۔ رب کریم تمام احباب کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کا حکم

بزرگو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بہت بڑا سمجھو، آپ ہی واسطہ ہیں مخلوق اور حق تعالیٰ کے درمیان میں، آپ ہی نے خالق و مخلوق کا فرق بتلایا، آپ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مخلوق الٰہی میں سب سے زیادہ کامل ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں میں سب سے افضل ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ بتلانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سب کو بلانے والے اللہ تعالیٰ کی خبریں سنانے والے، اللہ تعالیٰ کی باتیں معلوم کرنے والے ہیں، آپ ہی سب کے لئے بارگاہ رحمانی کا دروازہ اور دربار صمدیت میں سب کا وسیلہ ہیں۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے گا اللہ تعالیٰ سے ملے گا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا اللہ تعالیٰ سے جدا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش شریعت کے تابع نہ ہوجائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔''

بزرگو! خوب جان لو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وفات کے بعد بھی اسی طرح باقی ہے جیسی آپ کی حیات میں تھی (اور قیامت تک باقی رہے گی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ زمین کا اور اس کے اوپر جو کچھ ہے سب کا وارث ہوجائے، تمام مخلوق (قیامت تک) آپ ہی کی شریعت کی مکلف ہے، جس نے تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا اور آپ کا معجزہ بھی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، یعنی قرآن شریف۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کہہ دیجئے (اے رسول) کہ اگر تمام جن وانس اکٹھے ہوکر اس بات کی کوشش کریں کہ اس قرآن کا مثل بنالائیں تو وہ اس کا مثل نہ لاسکیں گے۔

بزرگو! جس نے بھی احادیث کو رد کیا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی نے کلام اللہ کو رد کیا، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور کتاب اللہ پر بھی اور ان تمام باتوں پر بھی جو ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر ہدایت واضح ہوچکی اور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے ہم اس کو اسی کی حالت پر چھوڑ دیں گے اور جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔''

دوستو! اور اپنے اپنے دلوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کرام کی محبت سے بھی روشن کرو کیونکہ یہ حضرات وجود کے چمکتے ہوئے انوار اور سعادت کے روشن آفتاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ احکام) پر کسی معاوضہ کا طالب نہیں سوا اس کے قرابت داری کی ہمدردی (کا حق) ادا کرو'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''اللہ، اللہ فی اھل بیتی! میرے اہل بیت کی بابت اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق کو ادا کرو'' اللہ تعالیٰ جس بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس کو اہل بیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کی تعمیل کی پوری توفیق عطا فرماتے ہیں۔

ملفوظات طیبہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی الحسینی قدس سرہ

(ترجمہ البرہان المؤید ص ۳۰)

۶: معاشی دباؤ:

یہ سب جانتے ہیں کہ قریش نے آنحضرت

سے بھی غلہ ملتا تھا، ان علاقوں پر اسلامی اثر کے پھیلنے، خاص کر ثمامہ بن اثال کے مسلمان ہونے پر غلہ کی برآمد مکہ کو روک دی گئی تھی (ابن ہشام) متعدد قیمتی

چیزیں، پانی اور دیگر ضروریات کی فروخت سے روزگار نکلتا ہے، آج کل بھی حجاز کا قافلہ اونٹوں پر جائے تو کئی لمحوں پہلے سے منزلوں پر تیاریاں ہونے

گزشتہ سے پیوستہ

عہدِ نبوی کی سیاسی حکمت عملی

ڈاکٹر حمید اللہ خان

صلی اللہ علیہ وسلم اور متبعین کو کس کس طرح تکلیفیں دے کر ترک وطن پر مجبور کیا تھا اور کس طرح ان مہاجرین کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ پر غاصبانہ قبضہ کرلیا تھا، اسی طرح سب لوگ اس سے بھی واقف ہیں کہ قریش کا روزگار زیادہ تر تجارت سے حاصل ہوتا تھا اور تبادلۂ اشیاء کے ذریعہ وہ نفع کمایا کرتے تھے اور اس غرض کے لئے سردیوں میں جنوب یعنی یمن وغیرہ کو کارواں لے جاتے تھے اور گرمیوں میں شمال یعنی شام، فلسطین، مصر اور عراق وغیرہ جایا کرتے تھے۔

شمالی راستہ اس علاقہ سے گزرتا تھا جو مدینہ اور ینبوع کے مابین ہے، اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ہجرت کے چند مہینے بعد ہی اس علاقہ کے باشندوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدے کرنے شروع کردیئے تھے اور جب اس کی ایک حد تک تکمیل ہوگئی تو قریشی کاروانوں کا راستہ بند کردیا گیا۔ اور جب وہ زور دکھا کر گزرنے لگے تو ان کے کاروانوں کو حق غنیم کے تحت لوٹ لیا جانے لگا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش نے ساحلی راستہ مجبوراً ترک کردیا اور صحراء میں سے ہوکر عراق جانے لگے، لیکن جلدی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر نجد تک پھیل گیا تو وہ راستہ بھی ہاتھ سے نکل گیا، قریش کو بحرین اور یمامہ

کاروانوں کے لٹنے کے علاوہ ذرائع معیشت کا بند ہوجانا قریش کو مطیع کرنے کا سب سے مقدم اور سب سے موثر ہتھیار ثابت ہوا۔

۷: غنیم کے دوستوں کو توڑ لینا:

دوسری اہم تدبیر یہ اختیار کی گئی تھی کہ مختلف وسائل سے قریش کے دوستوں کو اس دوستی کے توڑنے اور مسلمانوں سے جوڑنے پر آمادہ کیا جائے، یہ طریقہ بہت آہستہ چلا مگر بالآخر بہت کارآمد ثابت ہوا۔

بیعت عقبہ میں جو مدینہ والے مسلمان ہوئے تھے، وہ اصل میں قریش سے معاہدہ کرکے آئے تھے، دستور مملکت مدینہ میں مدینہ کے یہودیوں کو اس شرط پر کسی حملہ آور کے خلاف مدد دینا منظور کیا گیا تھا کہ وہ قریش کو کبھی کوئی مدد نہ دیں، نہ ان کے جان و مال کو کوئی پناہ، اسی دستور میں مدینہ کے غیر مسلم عربوں کی حفاظت اس شرط پر منظور کی گئی تھی، کہ وہ قریش کو نہ تو خود کوئی مدد دیں اور نہ ان کی جان و مال پر مسلمان حملہ کریں تو آڑے آئیں، اطراف مدینہ کے قبائل سے بھی معاہدات میں اسے ملحوظ رکھا گیا۔

کاروانی اسٹیشنوں پر جو لوگ رہتے ہیں، انہیں کاروانوں کو ٹھہرانے کے زمانہ میں کھانے پینے کی

لگتی ہیں اور دور دور سے خربوز، گھی، بھیڑ اور بکری وغیرہ وہاں لے جاتے ہیں، قریشی کاروانوں سے رک جانے سے متعدد قبائل نے روزگار کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کی تھی اور اشجع وغیرہ اسی طرح حلیف بنے تھے۔ (ابن سعد)

اس سلسلہ میں سب سے اہم کارنامہ صلح حدیبیہ ہے۔ ۶ ہجری میں مدینہ میں مسلمانوں کو دو خطرے تھے، شمال میں خیبر اور جنوب میں مکہ، دونوں سے ایک ہی وقت میں مقابلہ ممکن نہ تھا، یہ بھی خوف تھا کہ اگر مسلمان خیبر پر حملہ کرنے جائیں تو مدینہ کو فوج سے خالی پاکر مکہ والے آکر لوٹ نہ لیں اور مکہ پر حملہ کریں تو یہی خدشہ خیبر سے تھا۔ صلح حدیبیہ میں قریش کو اس بات پر آمادہ کردینا کہ وہ مسلمانوں کی جنگوں میں غیر جانبدار رہیں گے اور اس کے معاوضہ میں مسلمان قریش کا راستہ کھول دیں گے اور دس سال تک باہم صلح رہے گی، ایک زبردست سیاسی فتح تھی جو مسلمانوں نے حاصل کی کیونکہ قریش کو اس وقت موثر مدد دے سکنے والے صرف خیبری ہی رہ گئے تھے، ان کو چھڑا دینے اور پھر تباہ کردینے سے قریش کا کوئی آئندہ مددگار نہ رہا۔

۸: دشمنوں کا گھر جانا۔

مذکورہ بالا کا ناگزیر نتیجہ یہ تھا کہ رفتہ رفتہ قریش

کے اطراف چاروں طرف مسلمان یا مسلمانوں کے حلیف ممالک اور قبائل جمع ہو جائیں۔ قبائل اسلم و خزاعہ اس کی بہت نمایاں مثال تھی جو مکہ کے اطراف میں رہتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدا سے یہ اصول تھا کہ بات کا پاس رہے اور حلیفوں کی مدد سے بھی غفلت نہ کی جائے۔ اس کے ساتھ اسلامی فوجوں کی جنگی برتری، فتوحات کی دھاک، معاشی وسائل پر زبردست اقتدار، ان تمام امور نے چوطرف کے چھوٹے چھوٹے قبائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع کر دیا تھا۔

۹: دعایہ کاری:

دشمنوں میں پھوٹ ڈالنا بھی ایک مفید اصول کے طور پر اکثر عہد نبوی میں برتا گیا تھا، جنگ خندق اس سلسلہ میں کئی نظیریں پیش کرتی ہے، محاصرہ کرنے والے متحدین میں سے قبیلہ غطفان کو اس پر آمادہ کر لیا گیا تھا کہ وہ بعض شرائط پر محاصرہ اٹھا کر اور قریش کا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں... مگر ان شرائط پر خود مسلمان افسر آمادہ نہ ہوئے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر راضی تھے۔

دوسری نظیر اسی جنگ خندق میں قریش اور مدینہ کے یہودیوں میں پھوٹ ڈلوانا تھا، اس میں جتنی زبردست کامیابی ہوئی، اس سے سب واقف ہیں کہ قریش نے بیزار ہو کر محاصرہ اٹھا دیا اور بے نیل ومرام واپس گئے۔

۱۰: دشمن کے ایک طبقہ کو موہ لینا:

یہ اصول بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے اوپر بیان ہوا کہ قریش کے غلہ کی منڈی جو یمامہ میں تھی، بند کرادی گئی تھی، مورخ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مکہ میں قحط نمودار ہو گیا، اس سال عرب میں بارش نہ ہونے سے عام کال بھی تھا، اس دباؤ کی قوت کا جب قریش کو اندازہ ہو گیا تو پھر وہ بندش اٹھائی گئی اور وہ بہت ممنون ہوئے۔

یہی نہیں بلکہ اسی زمانہ میں پانچ سو اشرفی کی خطیر رقم مکہ کے سردار ابوسفیان کو بھیجی گئی کہ مکہ کے فقراء میں تقسیم کر دے اس سے مکہ میں بہتیوں بہی خواہ پیدا ہو گئے اور اسی طرح کی سیاست سے مختلف مواقع پر اور مختلف ممالک میں مسلمانوں کو فائدہ ہوا، اس کے آخر میں اس اصول کا ذکر کیا جا سکتا ہے، جو حدیث میں ہے کہ: ”خیارکم فی الجاھلیة خیارکم فی الاسلام اذا افقھوا“... غیر مسلم معزز اسلام لانے پر بھی معزز رہیں گے، اگر وہ اسلامی قوانین سے بھی واقف ہو جائیں... یہی وجہ تھی کہ عمرو بن العاصؓ کے اسلام لانے پر انہیں سابقین اولین کا سردار بنا کر فوجی مہموں میں بھیجا گیا۔ ابوسفیان نے اسلام قبول کیا تو نہ صرف انہیں انعام واکرام دیا گیا، بلکہ ان کا گھر امن گاہ قرار دیا گیا، انہیں لشکروں کی سرداری اور صوبوں کی گورنری بھی فوراً دی جانے لگی، خالد بن الولید کو (باوجود احد میں مسلمانوں کی شکست کا واحد سبب ہوئے تھے) اسلام لاتے ہی سیف اللہ کے قابل رشک خطاب سے سرفراز کیا گیا۔

اگر سیرت النبی کا ان امور کی تلاش کے لئے مطالعہ کیا جائے تو نہ صرف مذکورہ بالا اصولوں کی مزید نظیریں ملیں گی بلکہ اور نئے سیاست کاری کے اصول بھی نظر آ سکتے ہیں۔ یقین ہے کہ اہل علم ان سے مستفید ہو کر اوروں کو محروم نہیں رکھیں گے۔

☆☆......☆☆

تحفظ ختم نبوت کے مشن سے وابستگی قابل فخر بات ہے

نوجوان نسل اپنی متاع ایمان کو بچانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہے

مولانا محمد اکرم طوفانی ۔ حلقہ دہلی کالونی کے جاں نثاران تحفظ ختم نبوت کی خصوصی نشست

کراچی (پ ر) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کراچی کے چار روزہ دورے پر تشریف لائے، جس میں انہوں نے مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ حلقہ دہلی کالونی کے جاں نثاران تحفظ ختم نبوت نے مولانا طوفانی صاحب سے ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا جس میں مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، سیّد انوار الحسن اور سیّد کمال شاہ نے بھی خصوصی شرکت کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے مشن سے ہماری وابستگی قابل فخر بات ہے، ہمارے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے ہمیں احسان فراموشی نہیں کرنا چاہیے، مولانا طوفانی صاحب مدظلہ نے تفصیلی خطاب فرمایا جس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، اس کے دفاع کی ضرورت اور جاں نثاران تحفظ ناموس رسالت کے مثالی کردار کو پیش کیا، جس سے سامعین کے ایمانی جذبات میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل اپنی متاع ایمانی کو بچانے کی لئے ہر وقت کوشاں رہے تمام ساتھیوں نے دفاع ناموس رسالت اور حفاظت ختم نبوت کے لئے اپنے عزم کا اظہار کیا، مولانا مدظلہ نے پروگرام کے اختتام پر رقت آمیز دعا کرائی۔ یہ پروگرام رات گیارہ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

کیری لوگر بل...خدشات وتحفظات

اللہ دتہ

امریکی ایوان نمائندگان سے کیری لوگر بل کی منظوری کے بعد پاکستانی مقتدر حلقوں میں اس بل پر ملا جلا رد عمل آیا ہے، کچھ حضرات اس پر تنقید کر رہے ہیں جبکہ کچھ اس کو بہت اچھا کہہ رہے ہیں۔ کیری لوگر بل کو دراصل بنیاد بنا کر ہمارے ملک کی آزادی سلب کرنے اور پاکستان کو امریکا کی ایک کالونی بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے، اس لئے از بس ضروری ہے کہ کیری لوگر بل کے حقائق کو سامنے لایا جائے اور بتلایا جائے کہ یہ کس بنیاد پر ملک وقوم کے لئے مفید ہے۔ حالانکہ بغور جائزہ لیا جائے تو اس کا مقصد پاکستان پر قبضہ کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس کی زندہ مثالیں عراق اور افغانستان ہیں اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو پاکستان پر امریکا کی حکمرانی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ احکامات تو امریکا کے ہیں اور ان کو نافذ کرنے والے پاکستانی چہرے ہیں، حکمران طبقہ حقائق کو سامنے رکھ کر اپنے ضمیر سے فیصلہ کرے کہ جب سے ہم کشکول گدائی لے کر پوری دنیا میں پھرنا شروع ہوئے ہیں، سوائے ذلت ورسوائی کے اور کیا ملا ہے؟ حالانکہ پاکستان میں ہمہ قسم کے وسائل موجود ہیں، اگر ہم اپنے حقیقی رب پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے ملکی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے قدموں پر کھڑے ہوجائیں تو دنیا کے سامنے ہمیں دست سوال دراز کرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔

کیری لوگر بل کو پاکستان کی مذہبی وسیاسی شخصیات نے بھی مسترد کردیا ہے اپوزیشن راہنماؤں کے ساتھ ساتھ عسکری قیادت نے بھی مسترد کردیا ہے۔ ارباب اقتدار کو چاہئے کہ ملک وملت کا سودا کرنے کے بجائے ایسا فیصلہ کریں کہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔ پارلیمنٹ، حکام بالا سے دریافت کرے کہ امریکا دوستی میں کون سا راز ہے؟ جس پر جشن کا سماں باندھا جارہا ہے، یہ مشروط پروانہ جو جاری ہوا ہے امداد کا نہیں دراصل یہ پروانہ غلامی کا ہے۔ اس لئے کہ یہود ونصاریٰ کی دوستی کبھی بھی کارآمد نہیں ہوسکتی، آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے فرمادیا تھا کہ: ''یہود ونصاریٰ تمہارے کبھی بھی دوست نہیں ہوسکتے۔'' عہد شکنی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ ماضی میں بارہا امریکا نے پاکستان کو مختلف مواقع پر دھوکا دیا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں امریکی بحری بیڑے کے خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوئے اور افغانستان پر حملے کے بعد پاکستان کے ساتھ امریکی رویہ سب کے سامنے ہے۔ امریکا مسلسل پاکستان کی مختاری اور آزادی کو چیلنج کررہا ہے، ڈرون حملے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ دراصل پاکستان کی ایٹمی قوت کو تہس نہس کرنے کا مصمم ارادہ کیے ہوئے ہے۔

کیری لوگر بل کے مشن کا خلاصہ یہ ہے کہ دہشت گردوں کے خاتمے کی کوششیں، دینی مدارس کے نصاب کی نگرانی اور منی لانڈرنگ روکنا، فورسز سیاسی وعدالتی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گی، امریکی امداد کا مکمل حساب لیا جائے گا۔ اسی طرح ایک شق یہ بھی ہے کہ لشکر طیبہ اور جیش محمد کے تربیتی مراکز کی بندش، دہشت گرد یا انتہا پسند گروپوں سے تعلق رکھنے والے مدارس کی بندش کی کوششیں، اس رپورٹ میں یہ جائزہ بھی لیا جائے گا کہ آیا پاکستان کو فراہم کی گئی امداد اس کے جوہری پروگرام کی توسیع میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مددگار ثابت ہوئی ہے یا نہیں؟ پارلیمنٹ، سینئر فوجی افسروں کی ترقی کے عمل کی تفصیلات، ملٹری بجٹ کی نگرانی اور سول انتظامیہ میں فوجی مداخلت کی تفصیلات شامل ہوں گی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے ارباب حل وعقد سنجیدگی سے غور وفکر کریں کہ کیری لوگر بل ہمارے قومی اداروں اور خود ہماری سلامتی کے کتنا خلاف ہے؟ ایٹمی سائنس دانوں تک رسائی سے لے کر اہم قومی معاملات، ترقیوں اور تقرریوں تک کے معاملات ہم کن کے سپرد کررہے ہیں؟ اس کے بدلہ میں چند ارب ڈالر وصول ہونے کی توقع ہے جو ہم اپنی مرضی سے خرچ بھی نہیں کر پائیں گے۔ ☆......☆

بدعت

ہر وہ چیز جو امور دینی سے نہ ہو اور لوگ اس کو امر دین سمجھنے لگیں اس کو بدعت حقیقی اور بدعت شرعی کہا جاتا ہے۔ ایک پہچان بدعت کی یہ ہے کہ جو بات قرآن، حدیث اور اجماع وقیاس کسی سے بھی ثابت نہ ہو اور اس کو دین کی بات سمجھ لیا جائے وہ بدعت ہے۔

مرسلہ: مولانا سہیل ممتاز

حج کے چند مسائل

احرام کی حالت میں کسی دوسرے کے بال کاٹنا:

س:...... گزشتہ سال میں نے اپنے دوست کے ساتھ حج کیا۔ دس ذوالحجہ کو قربانی سے فارغ ہوکر بال کٹوانے کے لئے ہم نے حجام کو خاصا تلاش کیا لیکن اتفاق سے کوئی نہ مل سکا' اس پر میرے دوست نے خود ہی میرے بال کاٹ دیئے۔ واضح رہے کہ وہ اس وقت احرام ہی میں تھے۔ اتنے میں ایک بال کاٹنے والا بھی مل گیا اور میرے دوست نے اپنے بال اس سے کٹوائے۔ اب بعد میں کچھ لوگ بتارہے ہیں کہ میرے دوست کو میرے بال نہیں کاٹنے چاہیے تھے کیونکہ وہ اس وقت احرام کی حالت میں تھے۔ اب براہ مہربانی آپ اس صورتحال میں یہ بتائیں کہ کیا میرے دوست پر دم واجب ہوگیا؟ اصل مسئلے سے ناواقفیت کی بناء پر؟ یا یہ کوئی غلطی نہیں تھی؟

ج:...... احرام کھولنے کی نیت سے محرم خود بھی اپنے بال اتار سکتا ہے اور کسی دوسرے محرم کے بال بھی اتار سکتا ہے۔ آپ کے دوست نے آپ کا احرام کھولنے کے لئے جو آپ کے بال اتار دیئے تو ٹھیک کیا اس کے ذمہ دم واجب نہیں ہوا۔

شوہر یا باپ کا اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹنا:

س:...... کیا شوہر یا باپ اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے؟

ج:...... احرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنے بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے۔ عورتیں یہ کام خود بھی کرلیا کرتی ہیں۔

طواف زیارت' رمی' ذبح وغیرہ سے پہلے کرنا مکروہ ہے:

س:...... حج تمتع اور حج قران کرنے والوں کے لئے رمی' قربانی اور بال کٹوانا اسی ترتیب کے ساتھ کرنا ہوتا ہے یا اس کی اجازت ہے کہ رمی کے بعد احرام کی حالت میں مسجد حرام جاکر طواف زیارت کرلیا جائے اور پھر منیٰ آکر قربانی اور بال کٹوائے جائیں؟

ج:...... جس شخص نے تمتع یا قران کیا ہو اس کے لئے تین چیزوں میں تو ترتیب واجب ہے۔ پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے پھر قربانی کرے پھر بال کٹائے۔ اگر اس ترتیب کے خلاف کیا تو دم لازم ہوگا۔ لیکن ان تین چیزوں کے درمیان اور طواف زیارت کے درمیان ترتیب واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ پس ان تین چیزوں سے علی الترتیب فارغ ہوکر طواف زیارت کے لئے جانا سنت ہے' لیکن اگر کسی نے ان تین چیزوں سے پہلے طواف زیارت کرلیا تو خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے' مگر اس پر دم لازم نہیں ہوگا۔

کیا ضعیف مرد یا عورت ۸ یا ۹ ذوالحجہ کو طواف زیارت کرسکتے ہیں؟

س:...... کوئی مرد یا عورت جو نہایت کمزوری کی حالت میں ہوں اور ۱۰ ذوالحجہ یا ۱۱ ذوالحجہ کو حرم شریف میں بہت رش ہوتا ہے' تو کیا ایسا شخص سات یا آٹھ ذوالحجہ کو طواف زیارت کرسکتا ہے یا نہیں؟ تاکہ آنے جانے کے سفر سے بچ جائے۔ نیز اگر کوئی تیرہ یا چودہ تاریخ کو طواف زیارت کرلے تو کیا فرض ادا ہوجائے گا؟

ج:...... طواف زیارت کا وقت ذوالحجہ کی دسویں تاریخ (یوم النحر) کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے طواف زیارت جائز نہیں۔ اور اس کو بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرلینا واجب ہے' پس اگر بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہوگیا اور اس نے طواف زیارت نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم لازم آئے گا۔

عورت کا ایام خاص کی وجہ سے بغیر طواف زیارت کے آنا:

س:...... اگر کسی عورت کی بارہ ذوالحجہ کی فلائٹ ہے اور وہ اپنے خاص ایام میں ہے تو کیا وہ طواف زیارت ترک کرکے وطن آجائے اور دم دے دے یا کوئی مانع چیز (دوائی وغیرہ) استعمال کرکے طواف ادا کرے۔ براہ مہربانی واضح فرمائیں کہ ایسی صورت میں کیا کرے؟

ج:...... بڑا طواف حج کا فرض ہے۔ وہ جب تک ادا نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے اور احرام ختم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اس طواف کے بغیر آجائے تو اس پر لازم ہے کہ نیا احرام باندھے بغیر واپس جائے اور جاکر طواف کرے جب تک نہیں کرے گا میاں بیوی کے تعلق کے حق میں احرام میں رہے گا اور اس کا حج بھی نہیں ہوتا' اس کا کوئی بدل بھی نہیں۔ دم دینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ واپس جاکر طواف کرنا ضروری ہوگا۔

جو خواتین ان دنوں میں ناپاک ہوں ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کردیں اور جب تک پاک ہوکر طواف نہیں کرلیتیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں۔ اگر کوئی تدبیر ایام کے روکنے کی ہوسکتی ہے تو پہلے سے اس کا انتظام کرلینا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل)

حلقہ میٹروول میں طلبا کی کاوشیں

کراچی (رپورٹ: ابراہیم حسین) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام میٹروول سائٹ کراچی کے طلبا کا اجلاس منعقد ہوا، میٹروول کے ائمہ مساجد اور علماء کرام کا اجلاس بھی بلوایا گیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق میٹروول سائٹ کراچی میں ختم نبوت کے کاز کو فروغ دینے اور قادیانیت کی روک تھام کے لئے کچھ عرصہ قبل علماء، طلبا منظم ہوئے تھے، جن کے امیر جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کے استاذ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن زید مجدہ اور نائب امیر مدرسہ اشرفیہ امدادیہ کے مہتمم مفتی عبدالجبار دامت فیوضہم مقرر ہوئے تھے۔ انہوں نے تمام علماء کرام و ائمہ عظام کے باہم مشورہ سے طے کیا کہ ہر ماہ علماء کا الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا اور طلبا کا علیحدہ۔ ماشاء اللہ علماء اور طلبا ہر اجلاس میں بھرپور طریقے سے شرکت کرتے ہیں، ختم نبوت کے عظیم مقصد کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے برضا و رغبت خدمات پیش کرتے ہیں۔ یہ اسی سلسلہ کی ساتویں کڑی تھی، طلبا کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مفتی عابد نے نئے ساتھیوں کے سامنے کارگزاری پیش کی اور ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قادیانیت کی شرانگیزیوں کا پردہ چاک کیا۔ میٹروول کے علاقہ میں کام کا طریقہ کار سمجھانے کے بعد انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ مولانا قاضی احسان احمد مبلغ ختم نبوت کراچی نے ہماری خدمات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ اجلاس میں میٹروول کے سات طلبا نے رکنیت سازی کی جن میں امسال جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے فراغت پانے والے مولانا سیّد نثار، مولانا سہیل، مولانا فیضان احمد، مولانا سخی جان اور جامعۃ الرشید کے حافظ نثار احمد، بھائی بلاول اور ولی خان نے اپنے اسمائے گرامی ختم نبوت میں خدمات سر انجام دینے کے لئے پیش کیے۔ اجلاس میں طے پایا کہ بقر عید کی چھٹیوں میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس کا انعقاد کیا جائے گا۔ میٹروول کے علاقہ میں تمام دکانوں سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے لئے فرداً فرداً ملاقات کی جائے گی اور قادیانیوں کی جتنی دکانیں ہیں ان کی نشاندہی کر کے مسلمانوں کو اس سے آگاہ کیا جائے گا تاکہ ان سے لین دین نہ کیا جائے۔ میٹروول کے ہر فرد کو باور کرایا جائے گا کہ قادیانیوں سے کسی بھی قسم کا لین دین کرنا شریعت کی روشنی میں قطعاً جائز نہیں ہے۔ اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ ماہ ربیع الاول کے عظیم الشان جلسہ کے لئے ابھی سے کوششیں بروئے کار لائی جائیں تاکہ پروگرام اپنے بہتر نتائج کا حامل ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے حوالہ سے بھی بات ہوئی، آئندہ اجلاس میں انشاء اللہ کھالوں سے متعلق حتمی لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ اجلاس کے اختتام پر مفتی محمد عابد نے کہا کہ ہمیں اپنی کارکردگی پر خوش فہمی میں مبتلا ہونے کے بجائے اس بابرکت کام کو مزید آگے بڑھانے کے لئے اقدامات کرنے ہیں، ہر رات سونے سے قبل مراقبہ کرنا چاہیے کہ ہم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر کتنا وقت صرف کیا ہے؟ کہیں ہم لاپرواہی کا شکار تو نہیں ہو رہے؟ ہماری سستی کی وجہ سے قادیانیت اپنے کفر کا زہر تو نہیں پھیلا رہی؟ اگر ہم علماء وطلبا نے سستی و لاپرواہی برتی تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم تو ہوں گے ہی بروز قیامت اللہ نہ کرے عوام بھی ہمارا گریبان پکڑیں کہ ہم تو بے خبر تھے، انہوں نے ہمیں خبردار ہی نہیں کیا۔ پروگرام کے اختتام پر حاضرین مجلس اور خدام ختم نبوت، معاونین ومحبین کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

قانون توہین رسالت میں ترمیم شفاعت نبوی سے محرومی کا باعث ہوگی: مولانا محمد اکرم طوفانی

حکمران یہود ونصاریٰ کو خوش کرنے کی بجائے اپنی آخرت کی فکر کریں: علامہ احمد میاں حمادی

گلشن حدید میں تربیتی نشست سے علماء کرام کا خطاب

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام حلقہ گلشن حدید جامع مسجد توحید فیز 1 میں ایک تربیتی پروگرام زیر سرپرستی مولانا احسان اللہ ہزاروی سابق ایم پی اے منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا قاضی احسان احمد، قاری احسان اللہ فاروقی اور نعت خواں حافظ محمد اشفاق نے شرکت کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم دفاع ختم نبوت میں کبھی بھی غفلت سے کام نہیں لیں گے اور نہ کبھی لیا ہے، حکمران آج قانون توہین رسالت میں ترمیم کی باتیں کر رہے ہیں حکمران یاد رکھیں کہ اس قانون کی حفاظت ہر قیمت پر کی جائے گی اور جو اس قانون کو ختم کرے گا وہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔ قانون توہین رسالت میں ترمیم شفاعت نبوی سے محرومی کا باعث ہوگی۔ علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ آج ہماری جو عزت ہے وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی وجہ سے ہے اس لئے حکمراں حوش کے ناخن لیں۔ یہود ونصاریٰ کو خوش کرنے کے بجائے اپنی آخرت کی فکر کریں۔ انہوں نے کہا کہ ارباب اقتدار قانون تحفظ ناموس رسالت کو غیر موثر کرنے کی بجائے اپنے قائد کی پیروی کرتے ہوئے اسے مزید مستحکم اور مضبوط بنائیں۔ اس میں ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ طے شدہ امور کو چھیڑ کر خواہ مخواہ اپنے لئے مسائل کھڑے نہ کریں۔

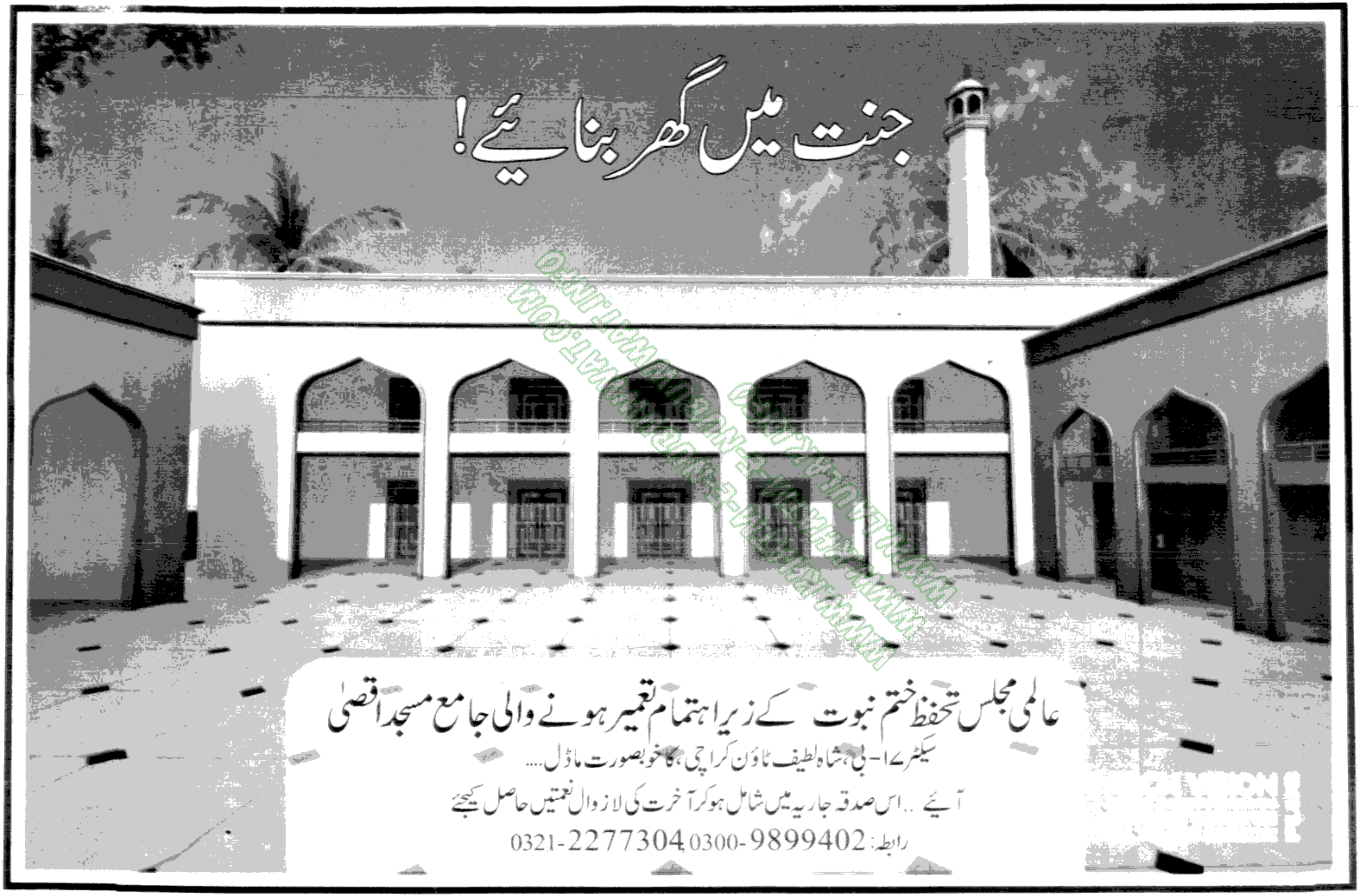
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے ..اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس ختم نبوت کا تعارف:

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔
- یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہانہ "لولاک" ملتان سے شائع ہورہے ہیں۔
- چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے مدرسہ اور دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔
- یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہورہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور محبان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجئے

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4514122-061-4583846 فیکس: 0092-61-4542277
اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون: 021-2780337 فیکس: 021-2780340
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے صحیح طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اپیل کنندگان

شیخ المشائخ مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM